2/8/86

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P/GDP-3

جلد ۳۵ ٭ شمارہ ۳۱

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائبین: بشارت احمد حیدر ٭ شکیل احمد طاہر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے ٭ ششماہی ۱۸ روپے ٭ ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے ٭ فی پرچہ ۷۵ پیسہ

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۳ر ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ ٭ ۳۱ر وفا ۱۳۶۵ ہش ٭ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

(قادیان ۲۸ر وفا / جولائی) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احباب اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آرہی ہے احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★ مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ قادیان مع تمام درویشان کرام اور احبابِ جماعت خیریت سے ہیں۔

یُو پی کے صدر مقام

لکھنؤ میں اُنیسویں احمدیہ مسلم صوبائی کانفرنس کا کامیاب انعقاد

★ یوپی کے علاوہ قادیان، راجستھان، ہریانہ و بہار کے نمائندگان کی شرکت ★ کامیاب پریس کانفرنس کا انعقاد ★ ٹی وی ریڈیو اور اخبارات میں نمایاں تشہیر ★ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ و سیکرٹری مجلس استقبالیہ بمعاونت مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب نجیب، شمیر مبلغ سلسلہ

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء کے موقع پر جماعت احمدیہ یوپی، راجستھان و دہلی کے فیصلہ کے مطابق اُنیسویں اُتر پردیش احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس لکھنؤ شہر میں ماہ جون میں ہونا قرار پائی۔ اس کے لئے مکرم داؤد احمد صاحب سیٹھی صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی یوپی کی قیادت میں ایک مجلس استقبالیہ مندرجہ ذیل افراد پر تشکیل دی گئی۔ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب سیٹھی صدر۔ خاکسار مظفر احمد ظفر سیکرٹری۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب نائب صدر۔ مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب مکرم محمد مشتاق صاحب مکرم محمد اسحٰق صاحب۔ مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب۔ مکرم خلیل احمد صدیقی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور۔ مکرم محمد احمد صاحب سولجہ صاحب کانپور۔ مکرم عبد اللطیف وہرہ صاحب کانپور۔ مکرم الحاج ظفر عالم خان صاحب کانپور۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد قریشی صاحب شاہجہانپور۔ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب مبلغ شاہجہانپور۔

مرکزی منظوری کے بعد خاکسار اور کانپور کے بعض خدام کانفرنس کی تیاری کا جائزہ لینے کے لئے دو مرتبہ لکھنؤ کا دورہ کیا۔ مختلف الخیال افراد سے رابطہ قائم کیا گیا۔ تقریباً پانچ صد سے زیادہ افراد کے اسماء و پتہ جات کی فہرست مرتب کی گئی جن میں خصوصی دعوت نامے کے ساتھ لٹریچر ارسال کیا گیا۔

شہر میں پوسٹرز اور بینرز لگانے کے لئے کانفرنس سے قبل ہی کانپور سے آئے خدام مکرم رئیس احمد صاحب مکرم تنویر احمد صاحب مکرم مختار احمد صاحب عزیز سلطان احمد صاحب عزیز عزیز احمد۔ عزیز شریف احمد و مکرم خلیل احمد صدیقی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور پانچ روز قبل لکھنؤ پہنچے انہوں نے مقامی خدام کے ساتھ مل کر رات دن اس سلسلہ میں کام کیا ۱۶، ۱۷ر جون کے صوبائی اخبارات میں خصوصی طور سے کانفرنس کے انعقاد کی خبریں

(باقی صفحہ ۹ پر دیکھیے)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ر فتح ۱۳۶۵ ہش / دسمبر ۱۹۸۶ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر فتح ۱۳۶۵ ہش / دسمبر ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

(الداعی)

ناظر دعوۃ و تبلیغ

صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ وفا ۱۳۶۵ ہش

مُلّاں اور کلمۂ حق

جماعت احمدیہ اور مخالفین جماعت احمدیہ جب بھی کسی انصاف پسند کے پردہ ذہن پر اُبھرتے ہوں گے، تو جماعت ہمیشہ مظلوم اور مخالفین ہمیشہ ظالم بن کر ہی سامنے آتے ہوں گے۔ لیکن اس دُنیا کے وہ لوگ جو خود کبھی دہشت پسندانہ طبیعت رکھتے ہیں اُن کی سمجھ میں یہ بات نہیں آسکتی کہ کوئی جماعت آج کی اس دُنیا میں بھی اسقدر مظلوم رہ کر اپنی زندگی کے دن گزار سکتی ہو کہ جسقدر بھی اس سے ممکن ہو وہ مقابلہ آرائی یا تشدد کا مظاہرہ نہ کرے۔ ایسی سوچ رکھنے والے بھی اپنی جگہ درست ہیں کیونکہ دُنیا کے نقشہ پر اگر آپ نظر ڈالیں تو صاف نظر آئے گا کہ جہاں جہاں اقلیتوں اور کم طاقت ور قوموں پر ظلم ہو رہا ہے وہاں جسقدر بھی اقلیتیں اور کمزور طبقوں سے بن پڑتا ہے وہ تشدد کا مظاہرہ ضرور کرتے ہیں۔ سپس ایسا کیونکر ممکن ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اقلیت میں ہو کر کبھی نہ کبھی کچھ نہ کچھ مقابلہ آرائی یا تشدد کا مظاہرہ نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ـــ

٭ـ جب کبھی جماعت کے کسی مخالف پر کوئی حملہ ہو تو فوراً یہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ یہ جماعت کا ہی کام ہوگا۔

٭ـ کبھی کوئی مولوی صاحب کسی مصلحت وقتی سے رُوپوش ہو جائیں تو سمجھا جاتا ہے کہ جماعت نے اغوا کر لیا ہوگا اور چند روز کے بعد وہ خود ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔

٭ـ گزشتہ دنوں سکھر پاکستان میں ایک مسجد اور ایک سکول میں بم دھماکہ ہوا تو سمجھا گیا کہ جماعت کے کسی فرد کا کام ہوگا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس سکول کے چپراسی نے پرنسپل کے ایماء پر وہ بم دھماکہ کیا۔ مگر اس کی سزا پاکستان کی ظالم حکومت نے ایک معصوم و مظلوم احمدی کو دی جو ان دنوں جیل کی سلاخوں کے پیچھے اپنی زندگی کے بقیہ دن انتہائی صبر و سکون سے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہوئے گزار رہا ہے۔

٭ـ حال ہی میں دہلی میں پاکستانی سفارتخانہ کے فرسٹ سیکرٹری سید تنویر احمد پر کسی نے قابل مذمت حملہ کیا تو وہ بھی جماعت کے سر تھوپ دیا گیا کہ کسی پاکستانی احمدی نے جو قادیان میں عرس میں شریک ہونے کیلئے جا رہا تھا یہ حرکت کی ہے۔ حالانکہ اس سال اب تک کوئی پاکستانی احمدی قادیان نہیں آیا اور نہ ہی قادیان میں کوئی عرس ہوتا ہے۔ اس طرح اس قابل نفرین جھوٹ کی بھی قلعی کھل گئی۔

سب سے زیادہ قابل افسوس بات یہ ہے کہ یہ مؤخر الذکر واقعہ سرزمین ہند پر ہوا اور بعض ہندوستانی اخبارات نے اس کا تذکرہ بھی کیا۔ دشمن عزیز کے اخبارات سے ہماری درخواست ہے کہ وہ پاکستانی اخبارات کی اندھی تقلید میں جماعت کے خلاف قدم نہ اُٹھایا کریں بلکہ کسی بھی واقعہ کی مکمل چھان بین کے بعد ہی کچھ لکھیں ورنہ انہیں بعد میں معذرت نامے شائع کرنا ہوں گے جن کا رواج صدر ضیاء الحق کے اس مطلق العنان دور میں ضمیر فروش پاکستانی صحافت میں بالکل ختم ہو چکا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ زندہ ضمیر ہندوستانی صحافت ایسی لغو کذب بیانیوں کو کبھی ہضم نہیں کر سکے گی۔

دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کا نعرہ ہے

اُس کے بندوں پر رحم کرو

(فرمان حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

"LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE"

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

چنانچہ جماعت کی گزشتہ پچانوے سالہ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ نہ تو جماعت کے بانی سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی ظلم کی تعلیم دی اور نہ ہی آپ کے کسی خلیفہ نے اور نہ ہی جماعت کی کسی تنظیم کی طرف سے ایسا مظاہرہ ہوا اگر کوئی ایسی مخالفت پیش آتی ہو تو اسے جرأت کے ساتھ میدان میں اُترنا چاہیئے ورنہ صرف انگلی پیچھے سے کام لے کر عوام الناس کو گمراہ کرنا نہایت مذموم حرکت ہے۔

یہ بات اب سب پر واضح ہو چکی ہے کہ جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ اس وقت وہی کردار ادا کر رہی ہے جو صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کر رہے تھے اور مخالفین جماعت کا کردار عین کفار مکہ کی طرح ہے اور اس بات کا اقرار جماعت کے اشد ترین مخالفین کو بھی ہے چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان (پاکستان) کے ناظم اعلیٰ مولانا تاج محمد صاحب نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ حال ہی میں ایک احمدی نوجوان کو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا بیج لگانے کے جرم میں عدالت میں پیش کیا گیا۔ مقدمے میں مولانا صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ـــ

یہ درست ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا اذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا تو اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جو اب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں۔

ـــــ جی ہاں مُلاّں کے منہ سے کلمۂ حق نکل جانے پر آپ متعجب تو ضرور ہوں گے لیکن یقین جانئے کہ ایسا ہوا ہے:

(منیر احمد خادم قائم مقام ایڈیٹر بدر)

شکریہ احباب و درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب ارول بہار جو گزشتہ دنوں اپنے دل کے اپریشن کے سلسلہ میں امریکہ تشریف لے گئے تھے اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا اور جلدی صحتیاب ہو کر اپنے وطن واپس آ رہے ہیں۔ موصوف جملہ احباب جماعت کی مخلصانہ دعاؤں اور نیک تمناؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی بخیریت واپسی اور آئندہ صحت و عافیت والی زندگی کے حصول کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار محمود احمد عارف قادیان)

خطبہ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ خدا ہمارا ہے اور وہی خدا ہمارا رہیگا ملّا کی خدائی کے منہ پر ہم تھوکتے بھی نہیں

ملّا کی خدائی جو چاہتی ہے اِس جرم میں ہم سے کرے تو اپنا قبلہ تبدیل کرے ہم اپنا قبلہ ہرگز تبدیل نہیں کرینگے

قرآن کا خدا تمہیں للکار رہا ہے اگر تم ایک قدم بھی ان راہوں پر آگے بڑھے تو پھر میرے ساتھ تمہارا مقابلہ ہوگا

مَیں خدا کے نام پر، خدا کے قرآن کے نام پر اور خدا کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ

ان ظالمانہ حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ خدا کے عذاب کا نشانہ بن کر رہو گے!!!

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ۱۳ر احسان ۱۳۶۵ ہش مطابق ۱۳ر جون ۱۹۸۶ء کا خطبہ جمعہ جو حضور انور نے مسجد فضل لنڈن میں ارشاد فرمایا محترم عبد الحمید صاحب غازی نے مرتب کر کے بھجوایا ہے۔ یہ خطبہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور اقدس نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵۱ تلاوت فرمائی:-

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

پھر فرمایا:-

"پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے ایک

عالمی سازش

کے مطابق وہابیت کو سارے ملک پر مسلط کرنے کی جو سازش جاری کی گئی تھی، بظاہر مارشل لاء کے ختم ہونے کے باوجود وہ سازش اسی طرح بروئے کار ہے اور اس کے ارادوں میں بھی کوئی فرق نہیں آنے طریق کار میں بھی کوئی فرق نہیں اور اس کی شدت میں بھی کوئی فرق نہیں بظاہر مارشل لاء کا اختتام ہو چکا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ محض نام تبدیل ہوا ہے فرق ہے تو صرف اتنا کہ پہلے فوجی سربراہ ملک کا صدر تھا اب ملک کا صدر فوجی سربراہ ہے اس طرف سے پڑھ لیں اس کو یا اس طرف سے پڑھ لیں عملاً بات وہی رہتی ہے اور وہ وجود جن میں فوجی استبداد کا تصور اپنی تمام خامیوں کے ساتھ مجسّم اختیار کر چکا تھا وہ وجود وہی ہے وہ مہرے وہی ہیں وہ مہرے چلانے والے ہاتھ وہی ہیں اور ان کے پیچھے جو عالمی سازش پیدا کرنے والے دماغ ہیں، تیار کرنے والے دماغ ہیں وہ وہی دماغ ہیں جو اسی طرح کام کر رہے ہیں اس سازش کا جو

مرکزی نکتہ

تھا اور ہے وہ یہی ہے کہ وہابی فرقہ کے علماء کو جماعت احمدیہ پر ہر طرح سے مظالم توڑنے پر مقرر اور مسلط کر دیا جائے اور ان کے لئے کوئی بھی آخری حد نہ ہو نہ انسانی اخلاق کے لحاظ سے، نہ مذہبی تقاضوں کے اعتبار سے ان کے مطالبوں میں، ان کے عمل میں، ان کی مخالفت کی نوعیت میں کسی قسم کی کوئی حدیں باقی نہ رہیں اور اس زور اور شدت کے ساتھ وہ یہ آواز بلند کریں کہ سارے ملک کی توجہ ان وہابی علماء کی طرف مبذول رہے اور دیگر علماء کو جرأت نہ ہو کہ ان کے غلط کام کو غلط کہہ سکیں اور سیاستدان ان سے اس قدر مرعوب ہو جائیں کہ وہ آواز بلند کرنے کی طاقت نہ پائیں۔ یہاں تو مذہب کو چھوڑ کر مذہب کے مخالفانہ طرزِ عمل اختیار کر چکے ہیں اس لئے اس حد سے آگے نہیں نہیں بڑھنے دیا جائے گا۔ اتنا زیادہ بار بار جھوٹ کے جھوٹے پروپیگنڈے کے فلسفے کے مطابق اتنا بار بار جھوٹ بولا جائے اور اس شدت کے ساتھ احمدیت کی مخالفت منافرت کی آواز بلند کی جائے کہ ساری ملک کی سیاست مرعوب ہو کر ان کے تابع ہو جائے تمام دیگر فرقے جو ویسے سخت نفرت کی نگاہ سے اس فرقے کو دیکھتے ہیں وہ بھی اس غرض سے کہ کہیں احمدیت کا نمائندہ احمدیت کا پلیڈر PLEADER نہ سمجھا جائے وہ بھی خاموش ہو جائیں، اور کوئی ملک سے ایسی آواز نہ اٹھ سکے جو درحقیقت ان علماء کے طرزِ عمل کے خلاف آواز ہو اور مرکزی نکتہ اس کا یہی رہے کہ دن بدن یہ علماء زیادہ طاقت اختیار کرتے چلے جائیں اور ایسی پالیسی کے تابع، ایسے طرزِ عمل کے تابع کہ ملک میں کسی کے لئے مخالفت کی گنجائش ہی باقی نہ چھوڑی جائے۔

چنانچہ یہ طرزِ عمل جہاں تک مارشل لاء کی سرپرستی کا تعلق ہے مارشل لاء کی سرپرستی میں بھی جاری رہا اور اب بدلی ہوئی مارشل لاء کی شکل میں بھی جبکہ صدر فوج کا نمائندہ ہے اب بھی اسی طرح جاری ہے بلکہ اپنے

بھیانک خد و خال

کے اعتبار سے اور زیادہ نحوست اختیار کرتی جا رہی ہے اور اور زیادہ بے نقاب ہوتی چلی جا رہی ہے بے نقاب سے بہتر لفظ بے حجاب ہے اس موقعے پر جیساں ہوتا ہے اور زیادہ یہ بے حجاب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حیاء کے سارے تقاضے توڑ ڈالے ہیں۔ مذہبی اقدار کا کوئی حصہ بھی کوئی جزو بھی باقی نہیں چھوڑا۔ ابھی چند دن ہوئے مذہبی امور کے وزیر جناب حاجی ترین صاحب کا ایک بہت ہی دلچسپ بیان شائع ہوا اس میں احمدیوں کو بظاہر بڑے مہذب انداز میں ایک مشورہ

دیا گیا ہے اور ان کے پیچھے

لپٹی ہوئی دھمکیاں

ہیں جو معقول انسانی کو دکھائی دے دیتی ہیں کیونکہ وہ مہذب زبان کی جو ملمع کاری ہے وہ اتنی معمولی اور اتنی سطحی ہے کہ اس کے پرے اصل ارادوں کو بھانپ لینا کوئی مشکل کام نہیں۔

وہ یہ کہتے ہیں۔ اُن کا استدلال سُنئے : کہ ہم اپنے احمدی ہم وطنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ جب ساری قوم نے اسمبلی کے فیصلے کے ذریعے آپ کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے تو اُسے قبول کرنے میں کیا حرج ہے عذر کرنا تو باغیانہ طریق ہے قوم کے خلاف۔ جب قوم آپ کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے تو آپ اس کو قبول کر لیں اس میں کیا حرج ہے ؟ اور قبول کرنے کے نتیجے میں ہم اور کچھ نہیں کہتے صرف یہ کہتے ہیں کہ اسلام کے تمام شعائر سے اپنا تعلق کاٹ لیں اپنی مساجد کا رُخ بدل لیں قبلہ اور کر لیں۔ کلمے سے کوئی تعلق بظاہر نہ کریں اپنا اور کوئی تعلق نہ رکھیں بس اتنی ہی بات ہے اور معقول وجہ یہ ہے کہ ایک سیاسی اکثریت نے آپ کے خلاف ایک فیصلہ دے دیا ہے کہ آپ غیر مُسلم ہیں جب آپ غیر مسلم ہو گئے تو پھر اسلام کے جتنے بھی بنیادی عقائد ہیں اُن سے آپ کا تعلق خود بخود ٹوٹ گیا جتنے بھی اسلام کے شعائر ہیں ان سے آپ خود بخود منقطع ہو گئے۔ اتنی سی معمولی عقل کی بات بھی آپ کو سمجھ میں نہیں آ رہی — یہ ہے ان کا

یہ ہے ان کا مشورہ

جو بڑی بڑی شہ سرخیوں کے ساتھ پاکستان کے اخباروں میں شائع ہوا ہے — ورنہ پھر آگے ورنہ ہے ایک

کہ جو ہم تم سے کہہ رہے ہیں وہ کرتے چلے جائیں گے

اس مشورے کے نتیجے میں اور باتیں جو قابلِ غور ہیں وہ تو ہیں ہی لیکن خود مشورہ دینے والے نے اپنے اسلام کو بے نقاب کر دیا ہے اپنے اسلام کے تصوّر کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیا عملاً۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ ایک تو تاریخی پس منظر ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں ندوہ میں اہلِ عرب کے چوٹی کے سرداروں کا ایک اجتماع ہوا۔ قریش سردار سارے جمع ہوئے اور بھاری اکثریت نے جس کے مقابل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ گنتی کے چند غلام تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک دو اور حضرت خدیجہ اور کچھ دلی عزیز۔ یہ اقلیت تھی ان عرب سرداروں کے مقابل پر۔ چند اور غلام چند غریب لوگ ساتھ تھے انہوں نے ایک اجماعی فیصلہ دیا — کہ ساری قوم کا یہ فیصلہ ہے کہ تم یہ کر سکتے ہو اور یہ نہیں کر سکتے اور وہ فیصلہ بنیادی طور پر یہی تھا کہ ہم تمہیں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں پڑھنے دیں گے۔ اتنی سی بات ہے۔ اس میں کون سا شدید مطالبہ ہے ؟ اتنا معمولی

چھوٹا سا مطالبہ

ہے کہ اس کلمے سے اپنا تعلق کاٹ لو اور قوم تمہارے لئے سختیوں کی بجائے اپنے سارے نرم پہلو تمہاری خدمت میں پیش کر دے گی اور جتنے مفادات دُنیا کے تمہارے ساتھ وابستہ ہو سکتے ہیں وہ سارے مفادات تمہیں مہیا کر دئے جائیں گے یہ خلاصہ تھا اس پیغام کا جو حضرت ابو طالب کے ذریعے آپ کو بھجوایا گیا اور ایک دفعہ نہیں چار مرتبہ مختلف شکلوں میں یہ اہتمامات ہوئے اور چار مرتبہ مختلف الفاظ میں یہی پیغام دہرایا گیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بس یہی جھگڑا ہے صرف اس سے اپنا تعلق کاٹ لو۔ تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ جواب جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے دیا وہ تو ایک

زندہ اور پائندہ جواب

تھا۔ وہ ایسا جواب نہیں تھا کہ بے وقت کے لمحے کسی وقت بھی کاٹ سکیں اور ختم کر سکیں وہ امر تھا گزرتا ہوا وقت اس پر کوئی کسی پہلو سے بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا۔ لازوال تھا وہ جواب اور لازوال ہے اور لازوال رہے گا اور وہ یہی تھا کہ —

> تمہاری ساری طاقتیں اپنے سارے کروفر کے ساتھ جو چاہیں کر گزریں اس پیارے کلمے سے ہم ہمارا تعلق نہیں توڑ سکتے اس کلمے سے ایک ذرہ بھی انحراف کی ہمارے لئے گنجائش ہی موجود نہیں۔

آج بھی ہمارا یہی جواب ہے — اور یہ جو نرم سی بات بنا کر پیش کرتے ہیں ان کو وہ نرم بات بھول گئی ہے جو چودہ سو سال پہلے مکے میں کی گئی تھی آخر عالم بنتے ہیں تو یہ کیسے انکار کر سکتے ہیں کہ تاریخ اسلام میں یہ واقعہ پہلے گزر چکا ہے۔

جہاں تک دوسرے انکشاف کا تعلق ہے ان کی اس بات سے جو ہم پر انکشاف ہوا وہ یہ ہے کہ ان کا اپنے دین کا تصوّر ہی جمہوریت ہے۔ ہمارے دین کا تصوّر یہ ہے کہ ہم خُدا کو جوابدہ ہیں وہ خالق ہے وہ مالک ہے اس نے ہمیں پیدا کیا اور جو کچھ اس نے ہم پر فرض قرار دیا وہ ہم پر فرض ہو گیا اس کے مقابل پر کسی انسان کو کوئی بھی حق نہیں خواہ وہ جمہوریت ہو خواہ وہ ڈکٹیٹر شپ ہو یا کسی اور شکل میں استبداد کا تسلط ہو کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ انسان کے مذہب کے معاملے میں دخل اندازی کرے۔ یہ خُدا اور بندے کا تعلق ہے۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے۔

انہوں نے جب یہ مسئلہ پیش کیا کہ چونکہ جمہوریت نے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ تمہارا

اسلام سے تعلق

نہیں اس لئے اسلام سے تعلق کاٹ لو تو جمہوریت کو انہوں نے اپنا خدا قرار دے دیا اور اسی اصول کے تابع اب ان پر یہ لازم ہو گیا۔ اگر یہ ہندوستان میں بستے ہوں اور ہندوستان کی بھاری اکثریت یہ فیصلہ کرے کہ یہاں کے مسلمان کہلوانے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اس لئے اب ان کو کلمے سے انحراف کر لینا چاہیئے اپنا قبلہ بدل لینا چاہیئے اسلامی شعائر سے تعلق منقطع کر لینا چاہیئے تو یہ علماء جو آج ہمیں یہ کہہ رہے ہیں ان کا حق نہیں ہو گا کہ ہندوستان کی حکومت کی اس بات کا انکار کر سکیں ہندوستان میں بسنے والے کروڑوں مسلمان تو شاید اس بات پر جان دینے کے لیے تیار ہو جائیں اور غیرت کا مظاہرہ کریں اور مذہبی آزادی کا علم بلند کریں اور ہندوستان کی حکومت کو کہیں کہ جو چاہو کر گزرو ہم اس کلمے سے تعلق نہیں توڑیں گے لیکن یہ پاکستان میں آواز بلند کرنے والے علماء چونکہ ایک اصول کو تسلیم کر چکے ہیں اس لئے ان کا حق انحراف کا باقی نہیں رہا دُنیا کی کسی حکومت میں بھی اگر یہ جا کے بسیں یا ان کے ماننے والے جا کے بسیں اور وہ حکومت وہی ظالمانہ فیصلہ کرے جو پاکستان کی حکومت نے احمدیوں کے خلاف کیا ہے اپنے اس پیش کردہ مسئلہ کے لحاظ سے یہ قابو آ جاتے ہیں ان کے لئے

انحراف کی گنجائش

نہیں رہتی ان کو حکومت جواب دے سکتی ہے کہ تمہارے پاس انکار کی کیا گنجائش ہے تم خود احمدیوں کو یہ بات کہہ چکے ہو کہ چونکہ ملک کی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہارا اسلام سے تعلق نہیں ہے اس لئے اسلام سے تعلق توڑ لو لہٰذا ہمیں بھی تو یہی بات کی ہم سمجھا تو یہی سکتے ہیں کہ ہم اکثریت میں ہیں۔ ہمارا جمہوری اکثریت کا فیصلہ یہ ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو تم اسلام سے اپنا تعلق کاٹ لو۔ تو کاٹ لو تعلق اس میں کونسی بڑی بات ہے۔

ایک اور بات

جو اس کے اندر مخفی اور نہایت ہی بھیانک اور مکروہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ کلمے سے تعلق کاٹنے کا مطلب کیا ہے؟

یہ کہتے ہیں کہ تم کلمے سے تعلق کاٹ لو۔ اس کے دو پہلو ہیں۔

ایک یہ کہ تم کلمہ کی نمائش نہ کرو۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تمہارے دل میں تو کلمہ ہے لیکن اس کی نمائش نہ کرو۔ تو یہ ویسے ہی بے معنی بات بن جاتی ہے۔ اس لئے یہ مفروضہ بھی ان کو ساتھ ہی بنانا پڑتا ہے کہ دلوں میں تو ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ خدا کہاں ہے وہاں؟ دلوں میں تو علماء ہیں اور دلوں میں بیٹھے ہوئے علماء نے بتایا ہے ساری دنیا کو اور ہر احمدی کے دل میں ایک عالم بیٹھا ہوا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ ان کا کلمے سے کوئی تعلق نہیں اوپر اوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں نیچے دل سے انکار کرتے ہیں اس لئے ان کو کلمے سے محبت کے اظہار کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ اور ہمیں غصہ آتا ہے جب یہ کلمے کی تائید کرتے ہیں۔

دوسرا پہلو

اس کا یہ ہے کہ پھر کہتے ہیں کہ کیونکہ تمہارے دل میں نہیں اس لئے تم انکار کرو یعنی اب غصہ اس بات پر آتا ہے کہ جب تم کہتے ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس کے رسول ہیں اور بندے ہیں تو چونکہ ہم سمجھتے ہیں تمہارے دل میں نہیں ہے اس لئے ہمیں اس تائید پر بہت غصہ آتا ہے۔ ہاں اگر ہمارے دل ٹھنڈے کرنے ہیں تو یہ اعلان کرو کہ

"خدا ایک نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم (نعوذ باللہ) اس کے رسول اور بندے نہیں ہیں"

تو پھر دیکھو ہمارے دل کس طرح ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ پھر ہمیں کیسا سکون ملتا ہے۔ کیسی طمانیت نصیب ہوتی ہے پھر ہم تمہارے سارے حقوق دے دیں گے۔ اب یہ عجیب بن گئی ہے۔

کلمے کا انکار ہے دعویٰ ان کا۔

اور دوسرا یہ کہ اگر بفرض محال نعوذ باللہ من ذالک ان کو کچھ دیر کے لئے عالم الغیب خدا تصور کر لیا جائے اور یہ دل میں بیٹھ گئے ہیں۔ احمدی کے اور جانتے ہیں کہ دل میں کلمہ نہیں ہے۔ تو احمدیوں کے مسلمان ہونے کا کوئی طریقہ بتائیں۔ وہ کیسے مسلمان ہوں گے۔

سو اس پر بھی تو غور فرمائیں کہ بے چارے احمدی نے "فرض کریں" اس کے دل میں نہیں ہے ایک دن خیال آجاتا ہے وہ ڈر جاتا ہے کہ اچھا اب مسلمان ہو ہی جاتے ہیں کیونکہ دوسری طرف یہ بھی دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ پھر اور بھی باتیں ہیں باقی۔ تو مسلمان ہوگا کیسے؟ جب کلمہ پڑھنا اس کو منع ہے۔ جب وہ کلمہ پڑھے گا قتل ہو جائے گا۔ احمدی کے لئے مسلمان ہونے کا راستہ کونسا باقی رہا ہے؟

حماقت در حماقت

ہے۔ مرکب ہیں حماقتوں کا جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اس کی اب الجھنیں کھولتے چلے جائیں تو حیران ہوں گے کہ کس قدر دلچسپ

مفروضہ ہے یہ کہتے ہیں اس لئے تمہیں کلمے کا حق نہیں۔ ایک مولوی صاحب کا ذرا سنئے۔ جانتے ہیں کہ یہ وہی تحریک ہے جو چودہ سو سال پہلے کفار مکہ کی طرف سے چلائی گئی تھی۔ اس کے خدوخال کو پہچانتے ہیں۔ اور آنکھیں کھول کر جانتے ہوئے پھر ہم سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ یہ کسی معمولی مولوی کا بیان نہیں جو میں آپ کو پڑھ کے سنانے لگا ہوں مولانا تاج محمد صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان۔ سارے بلوچستان یا کوئٹہ کے سربراہ ہیں یہ۔ اور ناظم اعلیٰ ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے۔ عدالت میں جب

ایک احمدی نوجوان

کو پیش کیا گیا جس کا جرم یہ تھا کہ اس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگایا ہوا تھا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کر رہا تھا۔ اور برسر عام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود بھیج رہا تھا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہا تھا۔ اس پر اتنا جوش آیا علماء کو اتنا غیرت سے کوٹ مرے کہ انہوں نے زبردستی پکڑ کے مارتے کوٹتے پولیس کے سامنے پیش کیا۔ پولیس نے جو ظلم کرنے تھے وہ کئے پھر کچھ دیر تک وہ حوالات میں بند رہے ہمارے فاروقی صاحب ہیں یہاں ایڈیٹر جماعت کے۔ ان کے چھوٹے بھائی کا واقعہ ہے۔ ان کے ساتھ اور بھی تھے نوجوان۔ اور پھر اس سب ظلم و ستم کے بعد ان کو قید میں رکھا گیا۔ جب ضمانت ہوئی تو مقدمہ چل رہا ہے۔ یہ ایک ملک ہے دنیا میں واحد۔ اس زمانے کے ملک کو چھوڑ کر جس کا میں ذکر کر چکا ہوں چودہ سو سال کے بعد پھر یہ وجود میں آیا ہے ایک ملک جہاں کلمہ پڑھنا سب سے زیادہ سنگین جرم بن چکا ہے۔ جس کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی مجسٹریٹ ضمانت دے تو بیچارے دبک جاتے ہیں کیونکہ عوام الناس کو کلمے سے محبت ہے ابھی تک۔ وہ مولوی کی یہ دلیل سمجھ ہی نہیں سکتے کہ کوئی کلمہ پڑھے تو اس پر طیش آجائے۔ اس لئے جو ضمانت دیتا ہے وہ اپنے مستقبل کے خطرے مول لے کر ضمانت دیتا ہے۔ اسے پتہ ہے کہ اگر یہ REGIME باقی رہی تو اس کی ترقیات بند لیکن قانون اجازت نہیں دیتا اس کو کہ ضمانت دے سکے۔ بہرحال ان کی ضمانتیں کسی شریف النفس انسان نے دیں قبول کر دیں۔ دیں بھی شریف النفس نے اور قبول بھی شریف النفس نے کیں۔ تو مقدمہ جاری ہے۔

اس مقدمے میں جب مولانا تاج محمد صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت سے سوال کیا گیا تو انہوں نے اس سوال کے جواب میں یہ فرمایا۔

"یہ درست ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا، اذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جو اب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں"

عدالتی بیان ہے۔ مسٹر مہر مجسٹریٹ کی اس پر تصدیق موجود ہے عدالت کی مہر موجود ہے۔ یہ ہمارے پاس پڑا ہوا ہے۔

عقلوں پہ مہر

لگی ہوئی ہے اس بیان پر نہیں۔ یہ کس قدر جرأت سے، میں نے بے جا کا لفظ صحیح استعمال کیا، زمانہ آیا ہے بے حیائی کا ان کے ... اعتقاد

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے!
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۲۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۳ فون 27044 گرام GLOBEXPORT

بے حجابی سے یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ مشرک جو کچھ بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں سے سلوک کیا کرتے تھے، ان جرائم کی پاداش میں۔ جرائم بھی گنائے ہیں۔ نماز پڑھنا۔ اذان دینا۔ کلمہ پڑھنا۔ اتنے بڑے بڑے بھیانک جرم کیا کرتے تھے وہ لوگ۔ تو مشرکوں نے ہمیں طریقے سکھا دیئے ہیں کہ اُن سے کس طرح نبیڑا جاتا ہے۔ اور ہم اُنہی مشرکوں کے نقشِ قدم پر اُنہی سے وہ طریقے سیکھ کر۔ اور احمدیوں سے یہ سلوک کر رہے ہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ اپنی مسجدوں کا رُخ بدل دو۔ یہ اسلامی شعائر کے خلاف ہے۔ جب ہم نے کہدیا ہے کہ اسلام سے تمہارا کوئی تعلق نہیں تو تمہاری

مسجدوں کے رُخ

بدل جانے چاہئیں۔ قبلے بدل جانے چاہئیں۔ درحقیقت

پہلا دعویٰ

بھی خدائی ہی کا دعویٰ ہے۔ عالم الغیب ہونے کا دعویٰ بھی ہے۔ اور یہ دعویٰ بھی ہے کہ ہم تمہارا مذہب معین کریں گے اور جو مذہب ہم قرار دیں اُسی پر چلنا لازم ہوگا۔ اور ہمارے مذہب کا اُن کے نزدیک اب خلاصہ یہ ہے کہ حضرت جلّ شانہٗ حضرتِ احدیت کا انکار کیا جائے اور توحید کا انکار کر دیا جائے۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رسالت کا اور عبدیت کا انکار کر دیا جائے۔

یہ مذہب ان کے دماغوں نے تجویز کیا ہے جماعتِ احمدیہ کے لئے۔ اِن مذہب تو خدا بنایا کرتا ہے اور ہم تمہارے جیسے خداؤں کا انکار کرتے ہیں۔ اور لاکھ مرتبہ نہیں، کروڑ مرتبہ، ہر احمدی اپنے عمل کے ہر لمحے اُس کے ہر جزو کے ساتھ، تمہاری خدائی کا انکار کر رہا ہے۔ اس لئے جو چاہو کر لو۔ مشرکوں سے سبق سیکھو یا اُن سے آگے بڑھ جاؤ۔ لیکن احمدیت تمہیں خدا قبول کرنے کے لئے کسی قیمت پر کسی لمحہ بھی تیار نہیں ہوگی۔ تمہیں غیر اللہ کی عبادت کا شوق ہے، یا عادتیں پڑ چکی ہیں، تو بے شک کرتے رہو۔ ہمارا یہ اُصول نہیں کہ غیر کے مذاہب میں دخل دیں۔ تمہیں تمہارا مذہب مبارک ہو۔ لیکن احمدیت کا تو وہی مذہب ہے جو قرآن اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا مذہب تھا اور ہے اور رہے گا۔ اور

کوئی دُنیا کا مولوی

اس مذہب کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ کوئی دُنیا کی استبدادی حکومت اس مذہب کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ ان کی آواز یہ ہے کہ رُخ بدلو مسجدوں کا، ہمیں تسلّی ہو جائے گی۔ تمہاری تسلّی سے ہمیں غرض کیا ہے؟

ہم تو اپنے خدا کی تسلّی چاہتے ہیں۔ ہم تو اپنے نفوس کی تسلّی چاہتے ہیں، اپنے قلوب کی تسلّی چاہتے ہیں۔ تمہاری تسلّی نہیں ہوتی تو نہ ہو۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے کب کفار مکہ کی تسلّی کروائی تھی اور مشرکین کی تسلّی کروائی تھی؟ جو تمہارے نزدیک کلمہ پڑھنے والے، اور نماز پڑھنے والے اور عبادت کرنے والوں سے یہ سلوک کیا کرتے تھے۔

کسی احمدی کے الفاظ نہیں جن پر تم غصہ کرو۔ تمہارے ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا یہ اعلان ہے کہ بعینہٖ ہم احمدیوں سے وہ سلوک کر رہے ہیں جو کسی زمانے میں مشرکینِ مکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے کیا کرتے تھے۔

اس لئے

تمہارا مذہب تمہیں مبارک

ہو، ہم تو دخل اندازی کے قائل نہیں۔ مگر تمہارے کہنے پر ہم تو اپنا مذہب نہیں بدلیں گے۔ قرآن ہمیں یہ فرماتا ہے:

"وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ" ۔

یہ تو لگتا ہے کہ بعینہٖ آج جماعت احمدیہ کے

حالات کا نقشہ

کھینچا گیا ہے۔ اس زمانہ کے مشرکین کو بھی غصہ تو ضرور آیا تھا قبلہ بدلنے پر۔ یعنی جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا تقلّب اور توجہ فی السّماء اللہ نے دیکھی اور آپ کو ارشاد فرمایا کہ اپنی مرضی کا قبلہ۔ یعنی مشرکین کو نہیں، عیسائیوں کو غصہ آیا تھا، اہلِ کتاب کو۔ فلسطین کی بجائے" مکے کی طرف کر لو۔ تو اہلِ کتاب کو اسی طرح غصہ آیا تھا۔ جس طرح ان کے قول کے مطابق کلمہ پڑھنے پر مشرکین کو غصہ آتا تھا۔ لیکن اُس زمانے کے اہلِ کتاب نسبتاً زیادہ مہذب تھے۔ زیادہ با اخلاق لوگ تھے۔ غصہ تو کرتے تھے لیکن اس پر قتل و غارت اُنہوں نے نہیں کیا۔ ایک بھی مسلمان کو شہید نہیں کیا گیا۔ ایک بھی گھر نہیں لوٹا گیا۔ ایک بھی تیر نہیں چلایا گیا کسی مسلمان کی طرف۔ اس جرم میں کہ اُنہوں نے قبلہ مکّے کی طرف کر لیا۔ لیکن آج کے علماء کے نزدیک اتنا بڑا جرم بن چکا ہے۔ مکّے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کہ کہتے ہیں کہ اب تمہاری جان، تمہارا مال، تمہاری عزتیں ہم پر حلال ہو گئیں۔ ہمیں خدا نے ضامن بنایا ہے کہ مکے کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھنے دینی۔ اُس شخص کو جس کو تم غیر مسلم سمجھتے ہو۔

عجیب دین بنایا گیا ہے

ایسا دین جس کا تصور بھی دُنیا میں موجود نہیں ساری دُنیا تمسخر اُڑائیگی اس LOGIC لاجک کا۔ اس طرزِ فکر کا، کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کو۔ اور اسلام کا درحقیقت دُنیا کو بہانے ڈھونڈتی اسلام پر حملے کرنے کے لئے۔ اور باہر سے حملے کے جو مواد اُن کو مہیا نہیں ہوتے، اندر سے علماء بیٹھے بیٹھے اُن کے لئے اسلحہ تیار کر کر کے مہیا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی ہوش نہیں کوئی فکر نہیں کہ ہم اسلام کے خلاف اک اسلحے کا کارخانہ بنا بیٹھے ہیں۔ ساری دُنیا اُس کو استعمال کرے گی اور اسلام پر حملہ آور ہو گی اور تمسخر اُڑائیگی کہ یہ مذہب اسلام

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

S.K. GULAM HADI & BROTHERS. REDY MADE GARMENTS.
DEALERS— CHANDAN BAZAR. BHADRAK. dt. BALASORE. (ORISSA)

ہے کہ مکّے کی طرف منہ کرو گے تو ہمیں غصّہ آئے گا۔ اور ہم انہیں ماریں گے۔

قرآن ہمیں یہ کہتا ہے

کہ تم نے مکّے ہی کیطرف منہ کرنا ہے۔ بیت الحرام کی طرف قبلہ کرنا ہے اور نہیں کسی اور طرف کرنا۔ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ۔ فرمایا تم لوگ اے مسلمانو جہاں کہیں بھی ہو جس جگہ بھی تم موجود ہو ہمیشہ بیت اللہ کی طرف اپنا منہ کئے رکھو۔ تاکہ بنی نوع انسان کو تمہارے خلاف حجت نہ ہو۔ یہ ہے قرآن کی عظیم الشان گواہی اس زمانے کے بنی نوع انسان کے حق میں۔ بنی نوع انسان کے حق میں تب حجت ہوتی مسلمانوں کے خلاف اگر وہ اپنا قبلہ بدل دیتے۔ اُن کے دباؤ کے نتیجے میں۔ لیکن کمال کا خدا تعالےٰ نے اُن کے خُلق کا ایک پہلو بیان کر دیا مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہ وہ اگرچہ دباؤ ڈال رہے ہیں تم پر کہ اس قبلے کو بدل لو لیکن اگر تم نے بدلہ قبلہ تو تب حجت ہو گی بنی نوع انسان کو تمہارے خلاف۔ اس لیے تم نے ہرگز اس قبلے کو تبدیل نہیں کرنا۔ اور

اگر قبلہ تبدیل نہیں کرو گے

تو اُن کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہیں رہے گی۔

آج کے یہ بنی نوع انسان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ قبلہ تبدیل کرو گے تو ہمیں کوئی حجت نہیں رہے گی۔ اور اگر قبلہ قائم رکھا تو ہماری حجت تم پر قائم ہو گی پھر ہم جو چاہیں تم سے سلوک کریں! کیسے زمانے بدل چکے ہیں۔ !! چودہ سو سال میں انسان کہاں سے کہاں نکل آیا۔ بنی انسان کی وہ تاریخ ان لوگوں پر تو صادق نہیں آرہی جو قرآن نے پیش کی تھی قرآن تو فرماتا ہے کہ اگر تم نے قبلہ بدل لیا تو ان پر حجت ہو جائے گی۔ اور جائز حجت ہو گی۔ ان کی حجت تم پر ہو جائے گی۔ اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں۔ قبلہ بدلو گے تو کوئی حجت نہیں ہو گی۔ قبلہ نہیں تبدیل کرو گے تو ہماری حجت تم پر قائم ہے۔

صاف لگ رہا ہے کہ اس آیت میں پیشگوئی کا انداز ہے۔ آئندہ زمانے میں اسلام کو جو ابتلاء آنے والے تھے اُن کا ذکر مل رہا ہے اس میں۔ چنانچہ جو ساتھ ہی فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا۔ ہاں جو ان میں سے ظالم ہیں اُن کی حجت تم پر قائم رہے گی۔ اور اگر تمہارا قبلہ قائم رہے گا۔ قبلہ بدلو گے تو اُن کی حجت تم پر ٹوٹے گی۔ تو جو اس زمانے میں ظالم تھے وہ آج بھی ظالم ہیں۔ کیونکہ قرآن اُن پر گواہ کھڑا ہے

اور قرآن کی گواہی کے

مقابل پر ہر گواہی مردود ہو جائے گی۔ قرآن فرماتا ہے۔ قبلہ بدلنے والوں کی حجت تم پر قائم نہیں ہو سکتا اگر تم قبلہ نہیں بدلو گے۔ ہاں سوائے اُن لوگوں کے جو ظالم ہیں اگر تم قبلہ نہیں بدلو گے تو اُن کی حجت تم پر قائم ہو جائے گی۔

آج کچھ لوگ اپنے منہ سے اقرار کر رہے ہیں۔ کھلے کھلے واشگاف الفاظ میں یہ بیان کر رہے ہیں کہ تم کیونکہ قبلہ نہیں بدلتے اس لئے ہماری حجت تم پر قائم ہو گئی۔ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا کی آیت ہمیشہ اُن کو متہم کرتی رہے گی۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا۔ کیا یہ کبھی قرآن پر تدبر نہیں کرتے کبھی غور نہیں کرتے۔ یا کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں!؟ فرمایا۔ نہیں ان سے خوف بھی ہو گا۔ خطرہ بھی لاحق ہو گا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اس میں ایک پیشگوئی کا رنگ تھا۔ کیونکہ

جہاں تک اُس زمانے کے مسلمانوں کا تعلق ہے قبلہ نہ بدلنے کے نتیجے میں اُن کو کوئی خوف نہیں ہوا کسی قد مقابل سے۔ یعنی بیت اللہ کا قبلہ میری مراد ہے جب بیت اللہ کا قبلہ مقرر ہو گیا اور اہل کتاب نے طعنے دیئے تو جہاں تک اُن کے حملوں کا تعلق ہے اُن کے عملی طریق پر مخالفت کو ظلم کی راہوں میں ڈھالنے کا تعلق ہے ایسا کوئی واقعہ تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ کسی مسلمان کو شہید نہیں کیا گیا اس جُرم میں کہ وہ مکّے کیطرف کیوں منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے۔ کسی اذان دینے والے کو قتل نہیں کیا گیا۔ کسی کلمہ پڑھنے والے کو مدینے میں اس بنا پر کہ تم کلمے سے محبت کرتے ہو نہیں مارا گیا۔ مگر بہر حال وہ تو زائد باتیں ہیں۔ مکّے کی طرف منہ کرنے کا سوال ہے یہ تو قطعی طور پر

تاریخ سے ثابت ہے

کہ ایک بھی مدنی مسلمان پر مکّے کی طرف منہ کرنے کے جُرم میں کوئی سزا وارد نہیں کی گئی۔ اہل کتاب کی طرف سے۔ لیکن قرآن بتا رہا ہے کہ خوف کا مقام ہے۔ کچھ ہونے والا ہے اس بارے میں۔ اس جُرم کی سزا میں کچھ مصائب تم پر توڑے جانے والے ہیں اور قرآن غلط نہیں ہو سکتا اگر اس زمانے میں یہ مظالم نہیں توڑے گئے تو لازماً آئندہ زمانوں میں توڑے جانے تھے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے تھے مگر قرآن کی یہ پیشگوئی لازماً پوری ہونی تھی۔ مگر بڑے ہی بدنصیب وہ لوگ ہیں جو اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے بنے اسی قرآنی دلیل کے ساتھ ـــــ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا۔ تم ظالم ہو جو قبلہ تبدیل نہ کرنے والوں پر حجت قائم کئے بیٹھے ہو۔

پھر فرمایا: فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِیْ۔ ہرگز ان سے نہیں ڈرنا۔ مجھ سے ڈرو۔ اگر ان کے کہنے پر تم قبلہ تبدیل کرو گے تو پھر یہ تمہارے خدا بن جائیں گے۔ میرا قبلہ توڑو گے تو میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق باقی نہیں رہے گا۔ اس لئے آج یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ملّا کو خدا بنانا ہے یا رب العالمین کو خدا بنائے رکھنا ہے۔

پس میں

جماعت احمدیہ کے ہر فرد بشر کیطرف سے

ہر بڑے اور ہر چھوٹے کیطرف سے ہر مرد اور ہر عورت کی طرف سے ہر بوڑھے اور ہر جوان کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں۔

(۱):۔ اللہ رب العالمین ہمارا خدا ہے اور وہی ہمارا خدا رہے گا۔ اور ملّا کی خدائی کے منہ پر ہم تھوکتے بھی نہیں۔

(۲):۔ یہ ملّا کی خدائی جو چاہتی ہے اس جُرم میں ہم سے کرے۔ یہ تو اپنا قبلہ تبدیل کر لے۔ ہم اپنا قبلہ ہرگز تبدیل نہیں کریں گے۔

پھر یہ دلیل قائم کرتے ہیں کہ خانہ کعبہ تو ہمارا ہے یعنی اُن مسلمانوں کا جن کو یہ بعض علماء مسلمان سمجھتے ہیں اور بعض دوسرے علماء مسلمان نہیں سمجھتے۔ لیکن وہ سارے مل کر تمہیں غیر مسلم قرار دے رہے ہیں۔ اس لئے فی الحال یہ کہتے ہیں ہمیں اندرونی اختلافات کی بحث کی ضرورت نہیں۔ ہم کو شبہ نہیں کہ

وہابی بریلوی کو پکا مشرک سمجھتے ہیں

ایسا مشرک۔ جس کے متعلق فتویٰ دے رکھا ہے ہمارے بزرگوں نے کہ اسلام سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ لیکن ملّاں کو سیاست آتی ہے۔ ملّاں جانتا ہے کہ ہر وقت اندرونے معاملات نہیں کھولنے چاہئیں دُنیا کے سامنے۔ اس لئے بظاہر اس وقت یہی بات چلے گی کہ ہم سب نے مل کر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے رکھا ہے اس لئے خانہ کعبہ سے غیر مسلموں کو کیا تعلق؟ یہ اللہ کا وہ گھر ہے جو صرف مسلمانوں کے لئے خاص ہے۔

قرآن کریم سے جب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہے کیا؟ خانہ کعبہ آخر کس کی خاطر بنایا گیا تھا؟ تو قرآن کریم ہمیں آواز دیتا ہے کہ:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ۔

جو پہلا گھر جو خدا کی عبادت کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا تھا وہ مکہ ہی میں تھا۔ اور یہی وہ گھر ہے۔

پھر قرآن کریم ہماری ایک اور راہنمائی فرماتا ہے جب یہ کہتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ۔

کہ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ..... وہ اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روک رہے ہیں لوگوں کو۔ مسجد حرام سے روکنا صرف یہ نہیں ہے کہ مسجد حرام تک پہنچنے نہ دیا جائے۔ وہ بھی یہ روک بیٹھے ہیں ہمیں۔ اب [...] ی طور پر ایک حصہ رہ گیا تھا۔ اُس سے بھی روک دیا۔ اور کامل طور پر اس آیت کو اپنے حق میں چسپاں کر بیٹھے۔ پہلے حج بند کر کے روکا اور اب رُخ اُس طرف اختیار کرنے سے مناہی کر دی گئی۔ حکم دیا گیا کہ مُنہ بھی نہیں اُدھر کرنا ہے

یہ تمہارا حکم ہے۔ اور خدا کا ہمیں حکم یہ ہے کہ اسی طرف رُخ کرنا ہے کسی اور طرف نہیں کرنا۔ اور خدا کا ان روکنے والوں کے متعلق حکم یہ ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ...... وہ لوگ جو کافر ہو ئے اُن کے سوا یہ حرکت کر کوئی نہیں سکتا۔ اُنہوں نے اللہ کی راہ سے روکا اور مسجد حرام سے روکا۔ جس کو ہم نے جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً ..... تمام بنی نوع انسان کے لئے برابر بنایا تھا۔ خواہ اس مسجد حرام کے پاس رہنے والا یا اُس میں بیٹھ رہنے والا ہو یا بادیہ نشین ہو اور صحراؤں میں بستا ہو۔

یہاں بھی

دو باتیں

اکٹھی بیان ہوئی ہیں۔ جسمانی بھی اور معنوی بھی۔ جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جسمانی طور پر وہاں پہنچ گئے۔ اُن کو بھی روکنے کا حق نہیں اور جو دُور بیٹھے ہوئے تعلق ظاہر کر رہے ہیں اس مسجد سے، اُن کو بھی روکنے کا حق نہیں۔ دونوں کے لئے برابر ہے کہ۔

پس احمدیوں کو قرآن کی اس آیت کے ہر معنوں میں روکا جا رہا ہے مسجد حرام سے تعلق رکھنے پر۔ لیکن خدا فرماتا ہے وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ۔ پھر وہی ظلم کا لفظ دہرایا۔ کہ جو کوئی بھی یہ حرکت کرے گا اپنی ذہنی کجی کی بنا پر۔ اپنے دل کی کجی کی بناء پر۔ اور ظلم کی راہ سے۔ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ۔ ہم ہیں جو اس کو دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے۔

پس آج جو

پاکستان میں وہابیت

کو نافذ کرنے کی جنگ شروع کی گئی ہے یا چند سال پہلے شروع کی جا چکی ہے۔ وہ اس لحاظ سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے کہ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک طرف کرتا چلا جا رہا ہے اور براہِ راست اُن لوگوں کو اپنے مدمقابل پھیرتا چلا لا رہا ہے۔ پھیرتا ہوا لا رہا ہے۔ جنہوں نے

ہمیں ایک فریق بنا کر

ہم سے جنگ کا اعلان کیا تھا۔ قرآن کی آیات کھول کھول کر اُن کو بتا رہی ہیں کہ اب تمہارا اور احمدیوں کا جھگڑا ختم ہو چکا۔ اب تمہارا مجھ سے جھگڑا چلے گا۔ میرا قرآن تمہارے خلاف گواہ بن چکا ہے۔ وہ تمام باتیں جن سے تم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو روکا تھا۔ وہ تمام باتیں جو قرآن کی رُو سے تمام بنی نوع انسان پر فرض تھیں اور کسی کو حق نہیں تھا کہ اُن سے روکے تم نے منفی صورت اختیار کرتے ہوئے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مخالفین کی تائید میں وہ سارے حربے استعمال کرنے شروع کر دیئے جو مخالفین حق کے شیدائیوں کے خلاف کیا کرتے تھے۔ اور تم نے اُن ساری باتوں سے روکنا شروع کر دیا جن کو کرنے کا میں نے حکم دیا تھا۔ اور صرف ایک قوم کو، ایک مذہب کو حکم نہیں دیا تھا تمام بنی نوع انسان کو خدا کے اُس پہلے گھر کی طرف میں نے بلایا تھا۔ عالم الغیب والشہادہ وہ

قادرِ مطلق خدا نے

بلایا تھا۔ جس نے پہلی مرتبہ بنی نوع انسان کی عبادت کے لئے مشترکہ طور پر وہ گھر تعمیر کروانے کا حکم دیا تھا۔ اور بالآخر بنی نوع انسان کے ارتقاء کو وہاں تک پہنچا کر چھوڑا۔ وہ ایک گھر جو تمام بنی نوع انسان میں آغاز میں مشترک تھا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ذریعے بنی نوع انسان کو یہ خوشخبری دی گئی کہ وہی گھر بالآخر ساری دُنیا کے انسانوں کا مجمع اور ماویٰ بنا دیا گیا ہے۔ اور خدا کے اوّل اور آخر ہونے کا ایک عظیم مظہر ہے۔ کہ جس طرح آغاز میں بیت اللہ کا آغاز ہوا تھا انجام بھی تمام بنی نوع انسان کے مشترک عبادت کے گھر کے طور پر یہاں انجام ہو رہا ہے۔

تو تم نے اُس کی بھی مخالفت کی۔ اور بنی نوع انسان کو اُس حق سے روکا جو ہم نے اُن کو عطا کیا تھا۔ اس لئے اب تو

میرا اور تمہارا معاملہ

ہے۔ اب احمدیوں کا اور تمہارا جھگڑا تو ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اب جس نے خدا کو چیلنج کیا ہے اور خدا سے جھگڑا مول لیا ہے ہمارا خدا جانے اور وہ جانے۔ مجھے تو اس صورتِ حال پر وہی واقعہ یاد آ رہا ہے جو مکے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دادا کے ساتھ گزرا تھا۔

جب ابرہہ نے، جو یمن کا گورنر تھا۔ اس غصے میں کہ اُس نے خانہ کعبہ کے مقابل پہ جو معبد تعمیر کیا تھا اُس کو ایک عرب نے نجاست پھینک کر یا گندگی وہاں کر کے گندہ کر دیا تھا۔ اس کا انتقام لینے کی خاطر اُس نے ۶۰ ہزار مسلح سپاہیوں کے ساتھ خانہ کعبہ پر فوج کشی کی۔ اور اہل مکہ اتنے کمزور تھے اُس منظم اور تربیت یافتہ فوج کے مقابل پر۔ جو تعداد میں بھی بہت زیادہ تھی کہ کوئی صورت کوئی راہ اُن کے لئے باقی نہیں رہی تھی۔ کہ خانہ کعبہ کی حفاظت اُس فوج کے مقابل پر کر سکیں۔ اُس وقت عرب سرداروں نے سر جوڑے اور مشورہ کیا اور سوچا کہ عبدالمطلب ہماری سب سے زیادہ وجیہہ اور سب سے زیادہ معزز اور سب سے زیادہ سرداری کے سلیقے رکھنے والا انسان (لگتا) ہے۔ اس کو اگر ہم اپنا سفیر بنا کے بھیجیں تو ممکن ہے کہ ابرہہ کا دل نرم ہو جائے اور وہ خانہ کعبہ کے انہدام کا فیصلہ بدل دے۔ چنانچہ اُنہوں نے عبدالمطلب کو اپنا اہل مکہ اور اہل عرب کا سفیر بنا کر ابرہہ کی طرف بھجوایا۔ اُس کا لشکر کچھ فاصلے پر خیمہ زن تھا۔

ابرہہ اُن کی شکل و صورت۔ اُن کی وجاہت، اُن کی عقلمندی اُن کی معاملہ فہمی سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوا۔ مورخین بتاتے ہیں کہ اُس کا دل اُن کے لئے نرم پڑ گیا۔ چنانچہ چونکہ وہ بہرحال ایک بڑا

بظاہر بادشاہ بھی تھا۔ بادشاہ کا نمائندہ تھا گورنر۔ لیکن خود بھی اپنے علاقے میں بادشاہ ہی تھا۔ اس لئے کلیۃً اُس کے لئے اپنے فیصلے سے انحراف جو ممکن نہیں تھا کہ حملہ کرنے آیا ہے اور اچانک فیصلہ بدل دے لیکن شاہانہ انداز ہوتے ہیں۔ اُس نے ایک ایسی بات کہی عبد المطلب کو کہ جس کے نتیجے میں خود اپنے ہاتھ باندھ دیئے۔ اور عہد کی پابندی کے بہانے عملاً ایسی صورت پیدا کر دی اگر حضرت عبد المطلب اُس سے یہ مطالبہ کرتے کہ خانہ کعبہ پر حملے کا فیصلہ ترک کر دو تو وہ اب قول دے بیٹھا تھا اس لئے اُس کو لازماً وہ فیصلہ ترک کرنا پڑتا تھا۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھ پر تاثر ہے چونکہ سمجھدار آدمی تھا۔ اور متاثر ہو چکا تھا قول دیا ہی اس لئے تھا کہ آیا ہے نمائندہ بن کے مجھ سے یہ کہے گا کہ اب آپ مجھے قول دیتے ہیں اور مجھے اختیار دیتے ہیں کہ جو چاہوں مانگوں تو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ حملہ ختم کریں اور واپس چلے جائیں۔ یہی نیت بظاہر معلوم ہوتی ہے اس گورنر کی جب اُس نے یہ کہا۔ اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ دیکھو کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد اُس نے یہی بات کہی۔ کہ اے عبد المطلب میں تم سے خوش ہوں۔ اور میں تمہیں اختیار دیتا ہوں کہ

اپنے دل کی بات کہو

جو چاہتے ہو مانگو۔ میں وہ بات پوری کر دوں گا۔ عبد المطلب نے کہا کہ اور تو کچھ نہیں مجھے ضرورت۔ میرے سَو اونٹ ہیں جو تمہارے قافلے والوں نے چُرا لئے ہیں۔ تو میرے تو سَو اونٹ واپس کر دیجئے۔ جتنا نیک تاثر قائم ہوا تھا عبد المطلب کے متعلق اُس کے دل میں؟ اچانک صاف ہو گیا۔ بلکہ سخت غصے سے بھر گیا۔ اُس نے کہا اتنا اچھا نظر آنے والا انسان' اتنا گھٹیا نکلا کہ خانہ کعبہ پر حملہ ہو رہا ہے اور قوم نمائندہ بنا کے بھجوا رہی ہے اور یہاں آکر جب میں کہتا ہوں' کہ مانگو جو مانگتے ہو میں تمہیں ضرور دوں گا تو خانہ کعبہ کو میرے حملے سے بچانے کی بجائے مجھ سے اپنے اونٹ مانگ رہا ہے۔ بڑی نفرت اور حقارت سے اُس نے کہا کہ یہی تھی تمہاری پہنچ یہی تھی تمہارے دماغ کی اُپج' اپنے سَو اونٹ مانگ رہے ہو اور خانہ کعبہ کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اُس نے کہا اے بادشاہ! مجھے تو اتنا پتہ ہے کہ میں ان اونٹوں کا رب ہوں اور مجھے اُن کی فکر ہے جن کا میں رب ہوں اور خدا کی قسم!

خانہ کعبہ کا بھی ایک رب ہے۔

وہ جانتا ہے کہ کس طرح اپنے گھر کی حفاظت کرے۔ یہ کہہ کے وہ چلے گئے۔ اور خانہ کعبہ کے رب نے پھر وہ غیرت کا نمونہ دکھایا کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ میں ابرہہ کا نام اور اُس کے لشکر کا نام اُن مردود لوگوں کی صف میں لکھا گیا جن کو آسمانی عذاب نے پارہ پارہ کر دیا۔ اور مُردوں کے ساتھ بھیکنے والے اور ان کو بھنبھوڑنے والے اور اُن کا گوشت کھانے والے جانور اُن پر مسلط ہوئے اور وہ مٹی کے پتھروں سے اُن کو ٹکرا ٹکرا کے مارتے تھے۔ بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر اُن کا گوشت کھاتے تھے۔ اس طرح ۲۰ ہزار کا وہ لشکر اپنے انجام کو پہنچا۔

تو کیا یہ لوگ اصحاب فیل کے مضمون سے کبھی واقف نہیں؟ کیا اِن کو پتہ نہیں کہ جس خدا کی ہم عبادت کرتے ہیں۔ اور جس کے نام پر خالصۃً اُسی کی محبت میں ہم نے مساجد تعمیر کی ہیں۔ ہم کیا ہیں؟ اور ہماری حیثیت کیا ہے؟ وہی ہے جو اُن میں سے ہر ایک گھر کا رب ہے اور ہر ایک بیت جو ہم اُس کی عبادت کے لئے تعمیر کرتے ہیں اُس کا وہی خدا ہے۔ پس اُس خدا کی غیرت آج بھی زندہ ہے جس خدا کی غیرت اُس وقت زندہ تھی جب عبد المطلب نے ابرہہ کو اُس کی غیرت سے ڈرایا تھا۔

اور ابرہہ کیا چیز تھا! محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمہیں ہمیشہ کے لئے اُس کی غیرت سے خبردار کر چکے ہیں۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا قرآن آج بھی للکار رہا ہے۔ اور آج بھی تمہیں ڈرا رہا ہے کہ خدا سے اس معاملے میں ٹکر نہ لینا اور خدا کی خاطر تعمیر ہونے والی عبادت گاہوں کی طرف رُخ نہ کرنا۔

پس ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا۔ ہم تو تمہارے مقابل پر اُس سے بھی زیادہ کمزور ہیں جتنا ابرہہ کے لشکر کے مقابل پر مکّے میں بسنے والے قریش تھے۔ بلکہ سارا عرب تھا۔ اُس سے بھی کئی گنا زیادہ ہماری کمزوری کی نسبت ہے۔ لیکن

قرآن کا خدا تمہیں للکار رہا ہے

اور تمہیں متنبہ کر رہا ہے۔ اگر تم ایک قدم بھی ان راہوں پر آگے بڑھے۔ تو پھر میرے ساتھ تمہارا مقابلہ ہوگا۔ اور جب میرے ساتھ قومیں مقابلہ کیا کرتی ہیں تو قصے اور کہانیاں بن جایا کرتی ہیں۔ آثار قدیمہ میں ان کو تلاش کیا جاتا ہے۔ وہ جو خدا بن کر لوگوں پر حکومت کرتی ہیں اُن کو بندوں کی غلامی میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ سینکڑوں سال تک پھر وہ غلامی کے عذاب سہتی ہیں۔

اس لئے میں خدا کے نام پر اور خدا کے قرآن کے نام پر اور خدا کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام پر تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ ان ظالمانہ حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ خدا کے عذاب کا نشانہ بن کر رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محفوظ رکھے ✦

لکھنؤ میں احمدیہ مسلم صوبائی کانفرنس بقیہ صفحہ اوّل

نمایاں طور پر شائع ہوئیں ہندی' اردو' انگریزی اخبارات میں کانفرنس کے پروگرام کی تفصیل شائع ہوئی۔

۱۹ جون کی شام سے ہی مندوبین آنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ۔ کشن گڑھ' جے پور' قادیان' موتی ہاری' بھرت پور' سیوان' پٹنہ' گونڈہ' بریلی' شاہجہانپور' میرٹھ' روالہ' علی گڑھ' کرنال' سردار نگر' ساندھن' صالح نگر' سجان' منگل گھنو' رالھہ' مونڈھا' مکرا' امروہہ' فیض آباد' کانپور' نکھیم پوری' فتح پور' مینڈکی' بھوگاؤں' وغیرہا پور' کے نمائندگان شامل ہوئے۔ مستورات کا بھی انتظام تھا۔ کافی تعداد میں مستورات نے بھی شرکت کی۔

پریس کانفرنس:۔ مورخہ ۲۱ جون گیارہ بجے دن پریس کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جو چودھری لاج حضرت گنج میں ہوئی۔ تقریباً ۲۰ پریس نمائندگان نے شمولیت کی جن میں آکاش وانی۔ دور درشن دہلی' ریڈیو اور ملک کے طول و عرض کے اخبارات کے نمائندگان شامل ہیں۔ مکرم ستیش داؤد احمد صاحب کٹشی نے ایک خصوصی پریس ریلیز کے ساتھ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کیا۔ نیز بانی جماعت احمدیہ کی تعلیمات امن۔ اتحاد و سلامتی کے مسائل کا حل اور آخر میں پاکستان میں رونما ہونے والے انسانیت دشمن مظالم کا مختصر داستان پیش کی اور آخر میں موصوف نے تمام صحافیوں سے اپیل کی کہ جس طرح بین الاقوامی پریس جماعت احمدیہ کے خلاف مظالم کی آواز اٹھا رہی ہے آپ بھی آواز اٹھائیں اس مختصر خطاب کے بعد مکرم ستیش داؤد احمد صاحب نے مکرم سید فضل احمد صاحب صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد نمائندگان کے مختلف سوالات و جوابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مذکورہ کانفرنس ۴۵ منٹ تک ہوئی۔ آخر میں پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ اس پریس کانفرنس کی خبر ۲۲ تاریخ کے قومی و صوبائی اخبارات میں نمایاں سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی۔ بعض اخبارات نے پہلے صفحہ پر جملہ نمائندگان کی فوٹو بھی دیں۔

اس طرح لاکھوں لوگوں تک ہمارا پیغام پہنچا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے کانفرنس کے انعقاد کی خبر اور رپورٹ دی۔ پریس کانفرنس کے بعد نماز کی قیام گاہ پر جو کہ ایک ہوٹل میں تھا مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے نماز جمعہ پڑھائی۔

اسی ہوٹل میں ۳ بجے وقت ۔۔۔ باقی مختصر رپورٹ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ

معارفِ قرآن

مرتبہ محترمہ ثریا غازی صاحبہ لنڈن

ماہ رمضان المبارک میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درسِ قرآن کریم کے تسلسل میں مورخہ ۴ر مئی ۱۹۸۶ء کی مجلس میں جو معارف بیان فرمائے ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں :- (قائم مقام ایڈیٹر)

انبیاء کرام کا مرتبہ فرمایا: اگرچہ نبوت کے نظام کے تحت نبوت سے کم مرتبہ انعامات بھی عطا کئے جاتے ہیں لیکن انبیاء کرام کا مرتبہ اور درجہ ان کے مقابلہ میں بہت بلند اور ارفع ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے تحت نبی کی زندگی ان لوگوں کے لئے پیروی کی بہترین مثال ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرتؐ تک تمام کے تمام انبیاء اپنے اپنے وقت میں لوگوں کے لئے بہترین زندہ مثالیں تھیں اور ان کی تربیت اور پیروی نے معاشرہ کو اپنے وقت کا مثالی اور بہترین معاشرہ بنادیا۔

نبوت کی برکات پہلی برکت :- فرمایا :- انبیاء کرام اپنے اردگرد اپنے بے شمار مثالی انسان پیدا کر دیتے ہیں جو بہت مدت تک معاشرے کے لئے بمنزلہ نمونہ ہوتے ہیں۔ لیکن جوں جوں معاشرہ نبی کے زمانے سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے وہ مثالی لوگ آہستہ آہستہ ختم ہوتے جاتے ہیں اور دُنیا میں ایک دفعہ پھر ضلالت و گمراہی کا دَور دورہ ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پھر جوش میں آتی ہے اور اپنے بندوں کی حالتِ زار پر ترس کھا کر وہ ان کی اصلاح کے لئے نبی بھجواتا ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ آنحضرتؐ تک جاری رہا۔ آنحضرتؐ کے زمانے میں ایسا مثالی معاشرہ اپنے انتہا تک پہنچ گیا۔ کیونکہ نبی بھی کامل تھا اور شریعت بھی کامل تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ اس بہترین معاشرے کو بھی زوال آنا شروع ہوگیا کیونکہ ایسا ہونا مقدر تھا۔ خود آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق اُمت پر تین نسلوں کے بعد سورج کی روشنی ختم ہو کر ایک لمبی رات آنے والی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کو بالکل اندھیرے میں نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ ہر صدی میں مجدد بھیج کر تجدید دین کرے گا۔ فرمایا۔ اگرچہ مجددین نے بہت کام کیا اور معاشرے کو بہت حد تک بدعات سے پاک کیا۔ لیکن مجددین نے اللہ تعالیٰ سے براہ راست رہنمائی پانے کی بجائے سُنّت اور حدیث کی پیروی میں رہنمائی پائی اس لئے وہ ایک خلاء تو پُر کرتے رہے لیکن وہ کام نہ کر سکے جو انبیاء کرام کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مجددین کی مسلسل تجدید دین کی کوشش کے باوجود مسلمانوں کی حالت بحیثیت مجموعی انحطاط پذیر ہوتی رہی۔ وقت کے ساتھ ساتھ وہ متعدد فرقوں میں منقسم ہوتے گئے اور ان کے اختلافات فروعی نوعیت کی بجائے بنیادی نوعیت کے ہو گئے۔ حتیٰ کہ اخلاقی، معاشرتی اور مذہبی لحاظ سے مسلمان اس قدر کمزور ہوگئے کہ مجددین کی کوئی تعداد بھی ان کو اس مقام پر واپس نہیں لے جا سکتی تھی جہاں ان کو آنحضرتؐ اور ان کے صحابہ نے چھوڑا تھا۔ اس لئے پھر ایک نبی کا آنا نہایت ضروری تھا جو اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہدایت حاصل کر کے آنحضرتؐ کی مکمل پیروی اور غلامی میں اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کر سکے۔

دوسری برکت :- فرمایا :- قبولیتِ دُعا کے معاملے میں انبیاء کرام ایک نہایت اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ ان کی دُعاؤں کا مقابلہ کسی غیر نبی کی دُعا کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ ایک نبی جب اپنی قوم کے لئے دُعا مانگتا ہے تو اس کی دُعا اللہ تعالیٰ کے حضور ایک خاص درجہ رکھتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اے نبی! تمہاری دُعا ان لوگوں کو بدلنے اور پاک کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جب نبی چلا جاتا ہے تو دُعا تو رہ جاتی ہے لیکن اس کا ایک خاص حصہ ختم ہو جاتا ہے۔ دُعا بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ نبوت صرف شریعت ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ بے شمار برکتیں اور نعمتیں آتی ہیں۔ آنحضرتؐ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے دُعا کی تجدید کی اور آپ نے دُعا کو بہت اہمیت دی اور یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ بھی دُعا کی اہمیت اور برکتوں سے کماحقہٗ آگاہی رکھتی ہے جس کی مثال دوسرے مسلمانوں میں نہیں مل سکتی۔

فرمایا: ایک احمدی کی زندگی پر دُعا اس طرح حاوی ہے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اپنے روزمرہ کے کاموں میں کامیابی کے لئے دُعا مانگتے ہیں اور اسی طرح دوسروں کو بھی دُعا کے لئے کہتے رہتے ہیں کیونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ان کی خامیوں اور کمزوریوں کی تلافی صرف اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگ کر ہی ہو سکتی ہے۔

تیسری برکت :- فرمایا : قرآن کریم کے مطابق انبیاء کرام حَکَمْ ہوتے ہیں کیونکہ ایک نبی کتاب میں سے جو معنی اخذ کرتا ہے وہی صحیح اور درست اور قابلِ قبول ہوتے ہیں۔ نبی کے تمام فیصلے اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی میں ہوتے ہیں۔ اس کے فیصلہ میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ دوسرے لوگوں کے اخذ کئے ہوئے مطالب سے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن نبی کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوتا ہے۔ جب تک آنحضرتؐ زندہ رہے اُن کا فیصلہ ہر مسئلے کے متعلق قابلِ قبول ہوتا رہا اس لئے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد فقہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آنحضرتؐ کے زمانے میں اسلام لفظی اور معنوی لحاظ سے ایک ہی رہا لیکن آپؐ کی وفات کے بعد اختلافات کا آغاز ہو گیا اور وقت کے ساتھ ساتھ اختلافات بڑھتے ہی گئے۔ چنانچہ قرآن کریم کے مطابق کتاب کے صحیح معنی اخذ کرنے والے کو حَکَم کہتے ہیں جو صرف نبی ہی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی نبوت کی ایک بہت بڑی برکت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جو انبیاء کرام کے وجود میں بنی نوع انسان کو دی جاتی ہے۔

چوتھی برکت :- فرمایا: قرآن کریم میں لفظ عدل بھی انبیاء کرامؑ کے لئے استعمال ہوا ہے کیونکہ وہ مجسّم انصاف ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰؑ کی بعثتِ ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے اُنکے متعلق حَکَم اور عدل کے الفاظ کو بار بار دہرایا ہے۔ لہٰذا آنیوالے مسیح کے متعلق ان دونوں خصوصیات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا اور یہ دونوں خصوصیات قرآن کریم میں انبیاء کرام کی بیان کی گئی ہیں۔ آنحضرتؐ نے ان خصوصیات کا ذکر صرف مسیح کے نام کے ساتھ ہی نہیں بلکہ مہدی کے نام کے ساتھ بھی کیا ہے۔ ماضی میں ان خصوصیات کا تعلق صرف انبیاء کرام کے ساتھ تھا۔ اور مستقبل میں یہ دونوں خصوصیات مہدی اور مسیح کے ساتھ متعلق ہیں۔ یہ بھی نبوت کا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ آنے والے مہدی اور مسیح میں حَکَم اور عدل کی خصوصیات کا ہونا بہت ضروری تھا۔ کیونکہ اُمتِ محمدیہ کے اختلافات صرف ایک نبی کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں ختم ہونے ممکن ہے۔

پانچویں برکت :- فرمایا: نبی اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۷ میں اس کا ذکر اس طرح آیا ہے۔ يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ۔

فرمایا:۔ اس میں بِہٖ سے مراد آنحضرتؐ ہیں۔ اس سے پہلی آیت میں آنحضرتؐ کا ذکر چل رہا ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ آنحضرتؐ کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کی اندھیرے سے روشنی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا :۔ اسی طرح ایک اور آیت میں لفظ باذنہٖ کے استعمال سے مطلب واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انبیاء کرام لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں جب بھی انبیاء کرام کے معجزات کا ذکر آتا ہے وہاں باذنہٖ کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ جملہ کا لفظ آنحضرتؐ کی طرف ہی اشارہ کرتا ہے۔ نیز سورۃ ابراہیم کی سب سے پہلی آیت میرے اس بیان کی کھلی کھلی تصدیق کرتی ہے۔ لہٰذا انبیاء کرام وسیع پیمانے پر لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتے ہیں اور آنحضرتؐ نے نہایت وسیع پیمانے پر یہ کام کیا لیکن ان کے بعد اُمت آہستہ آہستہ اندھیروں کی طرف سرکتی گئی اور یہ سلسلہ بھی تمام انبیاء میں مشترک ہے۔ کتاب بھی موجود۔ احادیث و سنت بھی موجود لیکن پھر بھی بنیادی قدریں زوال پذیر ہوگئیں۔ آخر کیوں؟ خود آنحضرتؐ نے فرمایا ہے:

سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ

(باقی ملاحظہ فرمائیں صلا پر)

بہترین تجارت

از مکرم منظور احمد صاحب گجراتی قائمقام وکیل المال تحریک جدید قادیان

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں بہترین تجارت کا یوں ذکر فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ:۔ اے مومنو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے گی۔ (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ تمہارے ایسا کرنے سے وہ تمہارے گناہوں کو معاف کریگا اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں تم کو رکھے گا یہ بڑی کامیابی ہے جو وہ تم کو دے گا۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم بہت چاہتے ہو وہ اللہ کی تائید ہے اور ایک جلد حاصل ہونے والی فتح ہے اور مومنوں کو بشارت دے کہ ان کو ایک جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی۔

یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنا ہی بہترین تجارت ہے۔ یہ تجارت وعدۂ الٰہی کے مطابق دردناک عذاب سے بچنے، گناہوں کی مغفرت، اللہ تعالےٰ کی رضا کی جنت، اس کا خاص فضل حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر فتح اسلام کا موجب ہوگی۔ دورِ حاضر میں مقدر فتح اسلام کے لئے تمام دُنیا میں جاری عظیم الشان جہاد "تحریکِ جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ دُنیا کے ہر علاقہ میں اسلام کے فدائی مجاہد تحریک جدید کے چندہ سے دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمت بجالا رہے ہیں قرآن کریم کے تراجم، مساجد کی تعمیر اور دیگر لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید ... کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں"

"تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کے بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا"

"تحریکِ جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"

"پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالےٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا"

صحابہ کرامؓ حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی طرح اس دور میں فتح اسلام کے عظیم الشان جہاد تحریکِ جدید کا آغاز ہوتے ہی متعدد مجاہدین نے اپنی ساری عمر کا جمع اثاثہ تحریکِ جدید میں دے دیا۔ اکثر ایک ایک دو دو تین تین ماہ کی آمد تحریکِ جدید میں ہر سال ادا کرتے رہے۔ بعض نے چار چار ماہ کی آمد بھی تحریکِ جدید میں ہر سال ادا کی تاکہ فتح اسلام کا وہ مقصد پورا ہو جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کا مقصود ہے۔ ان شدید مخالفت کے حالات میں اب بھی ایسی بلکہ اس سے بڑھ کر نمایاں قربانیاں لازماً کرنی ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس سے پہلے چونکہ چندہ عام اور وصیت اور بعض دیگر چندے تحریکِ جدید کے چندے کے مقابل پر بہت زیادہ آگے بڑھ گئے تھے اس لئے تحریکِ جدید کے چندے کو یہ سمجھا جانے لگا کہ اب یہ زوائد میں سے ہے حالانکہ عملاً یہ بات نہیں۔ یہ جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریکِ جدید کے بچے ہیں تحریکِ جدید کے چندے نہ ہوتے ان غریب قادیان والوں اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور روپیہ دو روپے اکٹھے کر کے مہینوں میں اگر نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے جو اصل (چندہ تحریک جدید) ہے اس کی حفاظت ضروری ہے جتنے چندے ...... اس وقت آپ کو نظر آرہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے اور بڑی خاص دُعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ شامل تھے ..... ایک عجیب ماحول تھا اس وقت تقویٰ اور نیکی کا ..... کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں انجمن کے غریب کارکن دے دیا کرتے تھے۔ آج بھی یہ مناظر پھیل رہے ہیں ساری دنیا میں ..... لیکن ان کا آغاز وہیں سے شروع ہوا ہے قادیان سے اس کو بھلانا نہیں چاہیئے"

(یعنی قادیان اور ہندوستان کے افراد کو اب بھی ویسا نمایاں اور بلند معیار تحریک جدید کی قربانیوں کا قائم کرنا چاہیئے۔)

ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:۔

"نہ صرف پاکستان میں بلکہ دُنیا کے تمام ممالک میں تحریکِ جدید کے چندہ میں پچھلے ایک دو سالوں میں معتدبہ اضافہ ہُوا ہے بلکہ بعض ممالک میں تو یہ چندہ (تحریکِ جدید) پہلے سے پانچ چھ گنا ہو گیا ہے۔ پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں اس چندہ (تحریکِ جدید) میں اس قسم کا اضافہ نہ ہو گا"

پس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات، فتحِ اسلام کے عظیم الشان جہاد تحریکِ جدید کی اہمیت اور وقت کے تقاضا کے پیشِ نظر تحریکِ جدید کے چندہ میں نمایاں اور معیاری اضافہ فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

چندہ تحریکِ جدید ایک لازمی چندہ ہے!

"مَیں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے" (ارشاد حضرت مصلح موعودؓ)

(الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۸۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ معارف قرآن بقیہ صفحہ ۱

فرمایا: یہ بہت دردناک پیشگوئی ہے کہ ایک وقت امت پر ایسا آئیگا جبکہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا اور قرآن کریم صرف ایک خوبصورت کتاب کی شکل میں رہ جائے گا۔

فرمایا: اگر مجددین امت مسلمہ کی اصلاح مکمل طور پر کر سکنے کے قابل ہوتے تو آپ ایسا ہرگز نہ فرماتے۔ پھر آگے فرماتے ہیں: "مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ" کہ ان کی مسجدیں بظاہر بھری ہونگی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ امت پر ابھی ایسا وقت نہیں آیا؟

فرمایا: حقیقت میں آنحضرتؐ کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ایک نبی حکم اور عدل بن کر آ چکا ہے اور لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جا رہا ہے اور قوم میں پھر سے وحدت پیدا ہو رہی ہے۔

خلیفہ کی برکت:- فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واعتصموا بحبل اللہ (اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو) فرمایا ہے اس سے مراد نبوت ہی ہے جو کہ اللہ کی رسی ہے اور جس سے قوم متحد ہوتی ہے۔ فرمایا: اگرچہ اس کے بعد خلافت بھی آتی ہے لیکن خلافت کو بھی یہ وحدت نبوت سے ہی ورثے میں ملتی ہے اور اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ اس وراثت کو برقرار رکھنے کی کوشش کرے۔ خلافت بھی نبوت کا جزو لاینفک ہے۔ فرمایا۔ اگر نبوت اور خلافت ختم ہو جائے تو قوم کی وحدت ختم ہو جاتی ہے۔ اسلام خلافت راشدہ کے اختتام پر ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس کے بعد کوئی مجدد اس وحدت کو برقرار نہ رکھ سکا کیونکہ یہ صرف نبی ہی کا کام ہے اور سوائے نبی کے کوئی اور شخص امت کے اختلافات کو ختم کر کے متحد نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی ایسا ہونا ممکن سمجھتا ہے تو یہ محض خام خیالی ہے۔ جب تک اسلام میں وہی خصوصیات پیدا نہ ہو جائیں جو آنحضرتؐ کے وقت میں موجود تھیں اسلام غالب نہیں آ سکتا۔ اس لئے سورۃ صف اور سورۃ توبہ میں ملنے والی خوشخبری ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کو علماء نے زمانہ آخر میں مسیح اور مہدی کے ساتھ منسوب کیا ہے۔ کیونکہ یہ پیشگوئی آنحضرتؐ کے وقت میں پوری ہو سکتی تھی لیکن نہ ہوئی۔ اس کے بعد اسلام میں ایمان، عمل صالح اور وحدت کی اس قدر کمی ہو گئی تھی کہ مسلمان اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے قابل ہی نہیں تھے۔ فرمایا: اس پیشگوئی کے مطابق ابھی ایک نبی کی آمد ضروری تھی جو آ کر لوگوں کو اس قابل کر دے کہ وہ اسلام کو تمام دنیا میں پھیلا سکیں۔

اقتراب الساعۃ کا مفہوم

فرمایا: سورۃ زخرف کی آیت نمبر ۶۲ اور سورۃ القمر کی آیت نمبر ۲ (شق القمر والی آیت) کو ملانے سے مطلب بہت واضح ہو جاتا ہے پہلی آیت میں حضرت عیسیٰؑ کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ ان کی بعثت ثانیہ ساعۃ کے پہنچنے کی نشانی ہو گی۔ فرمایا:- مسلمان اس کا ترجمہ قیامت کا کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مسیح کی آمد پر قیامت آ جائے گی۔ پھر فرمایا:- لفظ ساعۃ کا تین طرح سے ترجمہ کیا جا سکتا ہے ان میں سے ایک قیامت ہے۔ دوسرا روحانی انقلاب اور یہاں پر سوائے روحانی انقلاب کے اور کوئی دوسرے معنی نہیں کئے جا سکتے۔

فرمایا:- اس آیت میں ساعۃ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی زمانے سے تعلق ہے کیونکہ اس میں شق القمر کو ساعۃ کے قریب قرار دیا گیا ہے اور قرآن کریم کے مطابق یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رونما ہوا۔

فرمایا:- اقتربت سے مراد بہت قریب ہے اور جب یہ لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے متعلق استعمال ہوا ہو تو اس سے مراد قیامت نہیں ہو سکتی کیونکہ ۱۴۰۰ سال کو اقترب نہیں کہا جا سکتا۔ لہٰذا اس سے مراد ایک بہت بڑا انقلاب ہے۔

فرمایا:- ساعۃ کا لفظ دو نبیوں کے متعلق آیا ہے۔ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت کے متعلق استعمال ہوا ہے اور اقترب الساعۃ سے مراد بہت بڑا انقلاب ہے جس کا زمانہ مدت سے انتظار کر رہا تھا اور جو اسلام کی شکل میں ظاہر ہوا۔ ایک عالمگیر پیغام دنیا کو دیا گیا جو آہستہ آہستہ پھیلنا شروع ہوا۔

دوسری دفعہ ساعۃ کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے متعلق ہے جو کہ مسیح کی شکل میں ظاہر ہو گی اور جس میں اسلام تمام دنیا کے مذاہب پر غالب آ کر ایک عالمگیر مذہب بن جائے گا۔

پہلے اقتراب الساعۃ سے مراد انقلابی مذہب کا ظہور ہے اور دوسری جگہ ساعۃ سے مراد ایک ایسے انقلابی دور کا ظہور ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے بعد شروع ہونا مقدر تھا۔ (یعنی مسیح موعود کے ظہور کے وقت)۔

(بشکریہ النصر لندن ۱۸ جولائی ۱۹۸۶ء)

لکھنؤ کانفرنس بقیہ صفحہ (۹)

سے ہوتی رہی۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے موقع کی مناسبت سے درس بھی دیا۔ نماز تہجد کا بھی اہتمام تھا۔

کانفرنس کا پہلا دن مورخہ ۲۱ جون کی رات آٹھ بجے گنگا پرشاد میموریل ہال امین آباد میں جلسہ "پیشوایان مذاہب" کا آغاز مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم سید فضل احمد صاحب ممبر تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار نے کی۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب نے نظم پڑھی۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی اردو کے معروف ڈرامہ نویس ادیب جناب رام لعل تھے۔ صدر جلسہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ نے ہی ایسے جلسہ کی بنیاد رکھی اور تمام مذاہب کے بانیان کو ایک اسٹیج پر لا کر کھڑا کر دیا۔ جملہ پیشوایان مذاہب کی تکریم و تعظیم جماعت احمدیہ کی امتیازی شان ہے۔ جملہ مذاہب کے معززین کا فرض ہے کہ دوسروں کے مذہبی پیشواؤں کی عزت و تعظیم کریں اس سے دنیا کے زیادہ تر مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر "رسول اللہ صلعم کا انقلاب آفریں اسلام کا پیغام" کے عنوان پر خاکسار نے کی۔ دوسری تقریر مکرم جناب پنڈت رام جی شاستری ساہتیہ رتن کی تھی۔ آپ نے بھگت پرہلاد اور آپ کی سیرت کو بیان کیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ تیسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر کی۔ بعدہٗ مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل نے "موعود اقوام عالم" پر تقریر کی۔ آخری تقریر جناب رام لعل کی تھی آپ نے جماعت احمدیہ کی خدمات جو مخلوق خدا کے لئے ہیں ان کا نہایت اچھے پیرایہ میں ذکر کیا۔

اخبارات پر مشتمل فیچر:- ہال کے برآمدے میں عالمی اخبارات کی کٹنگس پر مشتمل ایک فیچر "جماعت احمدیہ پر پاکستان میں مظالم کی کہانی اور عالمی اخبارات کی زبانی"۔ اس فیچر میں پاکستانی آرڈیننس کے نفوذ سے لے کر کلمہ کے خلاف اس جابر حکومت کے عزائم نیز مختلف مظالم جن میں اسیران راہ مولیٰ کے فوٹوز اور اخبارات کی کٹنگس وغیرہ شامل تھیں۔

بک اسٹال:- ہال کے باہر ہی تیار کیا گیا۔ اس میں نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے لٹریچر کے علاوہ نمائش کے طور پر بیرونی ممالک میں شائع ہونے والی سلسلہ کی کتب رکھی گئی تھی۔ اسٹال کے چاروں طرف مختلف قسم کے نعرے لگائے گئے تھے جو کہ مکرم مولوی سید کلیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تیار کئے تھے۔

دوسرا دن مورخہ ۲۲ جون رات آٹھ بجے ٹاؤن ہال کے علاقہ بجلی گھر کے سامنے جلسہ سیرت النبی صلعم کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مولوی الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کی اور مہمان خصوصی جناب جسٹس مرتضیٰ حسین صاحب و لوک آیکت اترپردیش تھے۔ بعد تلاوت مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب نے نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے اپنی صدارتی تقریر میں سیرت رسول کریم صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم سید فضل احمد صاحب کی انگریزی میں ہوئی آپ نے آنحضرت صلعم کی تعلیمات کی روشنی میں ایک مسلمان کی صحیح تعریف کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی تھی آپ نے آنحضرت صلعم کا اعلیٰ و ارفع مقام آپ کے خاتم النبیین کی روشنی میں بیان فرمایا۔ بعدہٗ مکرم مرزا مرتضیٰ حسین صاحب جسٹس نے بحیثیت مہمان خصوصی تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم شیخ داؤد احمد صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت پیدائش سے سفر طائف تک کے موضوع پر تقریر کی۔ آخری تقریر مکرم ریاض احمد [illegible] صاحب [illegible] نے موعود اقوام عالم کے عنوان پر کی۔ بعد دعا یہ اجلاس ختم پذیر ہوا۔

تربیتی اجلاس:- مورخہ ۲۳ جون کو ۱۱ بجے دن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کی صدارت میں تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تربیتی امور پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کے ممبران نے صوبہ میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کو تیز کرنے کیلئے آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا۔

اس کانفرنس میں جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش و راجستھان کے افراد نے جس رنگ میں تعاون دیا اللہ تعالیٰ انہیں **

** بہترین جزاء [illegible] دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یو پی کی جماعتوں کو ترقی عطا کرے اور احباب جماعت احمدیہ یو پی کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ آمین

اعلانات نکاح و تقاریب شادی

(۱) :— مورخہ ۲۰ جون بروز جمعۃ المبارک خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ صبیحہ بیگم سلمہا بنت مکرم محمد حسین صاحب مرحوم سابق نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے نکاح کا اعلان مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ابن مکرم محمد عبد الرحیم صاحب بلار فاضل حیدرآباد کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار ایک سو ایک روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد نے مومن منزل سعید آباد میں پڑھا۔ خطبہ نکاح موقعہ کی مناسبت سے ازدواجی زندگی کے زیر عنوان دیا گیا۔ اس موقع پر احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد کی خاصی تعداد بھی موجود تھی۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔

۲۱ جون کو مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نے تقریباً پانچ افراد کو دعوتِ ولیمہ پر مدعو کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر خاکسار نے مبلغ ۲۵/- روپے اور عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ ۱۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار۔ ارشاد حسین احمد سیکرٹری وقفِ جدید حیدرآباد

(۲) :— مورخہ ۲۲/۶/۸۶ بروز اتوار مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم عبد الحمید شریف صاحب ساگر کا نکاح عزیزہ شاکرہ بیگم بنت مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب سورب کے ساتھ مبلغ ۵۲۵/- روپے حق مہر پر مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ شیموگہ نے بمقام سورب پڑھا۔ اسی روز شام بعد نماز عصر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

مورخہ ۲۳ جون کو مکرم عبد الحمید شریف صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں عزیز و اقارب اور احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم اور غیر احمدی احباب بھی مدعو کئے گئے تھے۔ اس خوشی میں موصوف نے مختلف مدات میں مبلغ ۵۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ شیخ محمود احمد سیکرٹری مال شیموگہ

(۳) :— مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۶ء کو عزیزہ فرخندہ رعنا صاحبہ بنت مکرم محمد حمید اللہ صاحب بی ایس سی مقیم شکاگو (امریکہ) کا نکاح مکرم شیخ عبد الحفیظ صاحب ابن مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب مرحوم مقیم لاس اینجلس (امریکہ) کے ساتھ گیارہ ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد نے احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد میں پڑھا۔ فرخندہ رعنا صاحبہ محترم الحاج محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد کی پوتی اور محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم قادیان کی نواسی ہے۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب مکرم شیخ عبد الحکیم صاحب مرحوم شلوی کے پوتے اور محترم حکیم انوار حسین صاحب دہلوی صحابی کے نواسے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اس پُر مسرت تقریب پر مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے مبلغ ۲۷/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین ناظر اعلیٰ قادیان

(۴) :— مورخہ ۲۹/۶/۸۶ کو بمقام کوڈالی (کیرالہ) عزیزہ یو حسینہ سلمہا بنت مکرم سی مبارک احمد صاحب کا نکاح عزیزم عبد الناصر ابن مکرم ممو ماسٹر صاحب کمبلا کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ انچارج کیرالہ نے پڑھا۔ اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ جملہ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اسی خوشی میں مکرم سی مبارک احمد صاحب نے مبلغ ۴۶/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ حافظ مظہر احمد طاہر قادیان

(۵) :— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱/۷/۸۶ کو مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر مکرم محمد ماہان اختر صاحب ابن مکرم محمد احمد اللہ صاحب مدراس کا نکاح مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صدیق کلکتہ کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر اعلیٰ قادیان

(۶) :— مورخہ ۱۸/۷/۸۶ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ایڈیشنل ناظر جائیداد قادیان ابن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ ثمینہ انجم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ادارہ بدر)

پروگرام دورہ مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۶/۸/۸۶ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشادات کے مطابق باشرح بجٹ ۸۶-۸۷ء تشخیص کرنے کے متعلق دورہ کریں گے۔ ان کے ہمراہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھی ہوں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین سلسلہ سے ہر دو نمائندگان کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعات	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۶/۸/۸۶
جموں	۶	۱	۷
پونچھ، منیدرہ، درہ ڈلیاں	۷	۳	۱۰
سلواہ، پٹھانہ تیر	۱۰	۱	۱۱
کالابن لوہارکہ	۱۱	۱	۱۲
چارکوٹ	۱۲	۲	۱۴
بدھالون	۱۴	۱	۱۵
جموں	۱۵	۱	۱۶
بھدرواہ	۱۷	۳	۲۰
سرینگر	۲۱	۲	۲۳
ناصر آباد، ادگام	۲۳	۳	۲۶
شورت	۲۶	۲	۲۸
سرینگر	۲۸	۴	۱/۹/۸۶
اونہ گام	۱/۹/۸۶	۱	۲
ترک پورہ	۲	۱	۳

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
کولگام، ہولاب، ہیمبرگ	۳/۹/۸۶	۲	۵/۹/۸۶
سرینگر	۵	۱	۶
اسلام آباد	۶	۱	۷
انندرہ	۷	۱	۸
یاڑی پورہ	۸	۲	۱۰
چک نورہ منی	۱۰	۲	۱۲
آسنور	۱۲	۳	۱۵
رشی نگر	۱۵	۳	۱۸
ماندوجن	۱۸	۱	۱۹
صوفی نامن، گاگرن	۱۹	۱	۲۰
مانلو پیٹہ واڑ	۲۰	۱	۲۱
ہاری پاری گام	۲۱	۲	۲۳
[illegible]، سرینگر	۲۳	۲	۲۵
قادیان	۲۶/۹/۸۶	-	-

اخبار بدر کی اعانت آپ کا قومی فریضہ ہے (مینیجر)

موصی صاحبان اور عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات کی خاص توجہ کیلئے

دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد ہر سال موصی صاحبان کی خدمت میں عہدیداران جماعت کی وساطت سے بھجوائے جاتے ہیں اور جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں اُن کو سالانہ حساب بنا کر بھجوایا جاتا ہے۔ مگر ایک خاصی تعداد موصیان کی ایسی باقی رہ جاتی ہے جو فارم اصل آمد پُر نہیں کرتی جس کی وجہ سے اُن کے حسابات نامکمل رہتے ہیں اور اُنہا کا شمار بقایا داران میں ہوتا ہے اس سلسلہ میں قاعدہ ۶۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

قاعدہ نمبر ۶۹:-

"ہر موصی کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ سالانہ فارم اصل آمد حسب نمونہ جدول بج پُر کر کے دفتر کو بھجوائے فارم اصل آمد نہ آنے کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ مناسب تنبیہ کے بعد موصی کو بقایا دار قرار دے کر موصی کے خلاف مناسب تادیبی کاروائی کرے جو منسوخی وصیت بھی ہو سکتی ہے۔"

اسی دوران میں بعض موصی صاحبان کی وفات ہو جاتی ہے اور اُن کے اقربان کا تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان لے آتے ہیں اور متعلقہ موصی کے حسابات بوجہ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کے نامکمل ہوتے ہیں اور قواعد کی رو سے بہشتی مقبرہ میں تدفین میں روک پیدا ہو تی ہے جو دفتر اور موصی کے اقربا دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بار بار اپنے خطبات، جمعہ میں اس امر کو واضح کریں اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے موصی صاحبان کے فارم اصل آمد سو فیصد پُر ہو جائیں۔

قاعدہ نمبر ۶۹ کی تعمیل میں ایسی وصایا منسوخ بھی ہو سکتی ہیں اس لئے موصی صاحبان پر اس سلسلہ میں پوری وضاحت ہو جانی چاہئے اگر فارم پُر کرنے میں کوئی معذوری ہو تو وہ دفتر ہذا میں اپنی معذوری پیش کریں ان کی معذوری مجلس کارپرداز میں پیش کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔

اگر کسی دوست کو جو موصی ہے عہدیداران کی طرف سے فارم اصل آمد نہیں ملا تو وہ اُن سے مطالبہ کرے اور اگر اُن کے پاس بھی نہیں پہنچا تو دفتر ہذا سے براہ راست مطالبہ کرے دفتر ہذا ایسے موصیوں کو دوبارہ فارم اصل آمد بھجوا دے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ہفتہ شجرکاری

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت ۱۵ اگست تا اکیس اگست ہفتہ شجرکاری منعقد کریں اور اپنے ماحول میں مناسب جگہوں پر پھلدار اور سایہ دار درخت لگائیں دفتر کو آپ کی حسن کارکردگی کا انتظار رہے گا۔

مہتمم وقار عمل مرکزیہ قادیان

ولادت

مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۸۶ء کو خاکسار کی ہمشیرہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "سعد احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - الیاس احمد جلیل مبلغ سلسلہ

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) :- بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط کو پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۲۵۰/- روپے تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے دینی نصاب کے امتحان میں

نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام

خدام میں دینی روح پیدا کرنے اور اُن کو قرآنی تعلیمات سے آراستہ کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے باقاعدہ ایک نصاب مقرر کر کے اسے مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ مقررہ نصاب کے مطابق امسال۔ مبتدی۔ متقدم۔ معتمد۔ سابق۔ فائق۔ فائز۔ کلاسوں کے امتحانات لئے گئے پوزیشن حاصل کرنے والوں کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

(۱) :- مبتدی :- مکرم شیخ افضل احمد صاحب کیرنگ ۸۸ نمبر لے کر اول۔ مکرم الفت احمد صاحب خان اور مکرم شیخ عبد اللہ صاحب ... ۸۶ نمبر لے کر دوم۔ اور مکرم عبد المنان صاحب سالک یادگیر ۸۳ نمبر لے کر سوم قرار پائے۔

(۲) متقدم :- مکرم حامد اللہ صاحب غوری یادگیر ۸۰ نمبر لے کر اول۔ مکرم عبد المجید صاحب شیخ مانلو ۷۸ نمبر لے کر دوم اور مکرم احمد عبد الماجد صاحب حیدر آباد ۷۶ نمبر لے کر سوم قرار دیئے گئے۔

(۳) معتمد :- مکرم نصیر احمد صاحب ملکانہ صالح نگر ۸۰ نمبر لے کر اول۔ مکرم غلام احمد صاحب ساجد حیدر آباد ۷۸ نمبر لے کر دوم۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی قادیان ۷۶ نمبر لے کر سوم آئے ہیں۔

(۴) سابق :- مکرم محمد طاہر صاحب غالب قادیان ۸۲ نمبر لے کر اول، مکرم داؤد احمد صاحب خالد قادیان ۸۰ نمبر لے کر دوم، مکرم انور احمد صاحب گجراتی ۷۸ نمبر لے کر سوم آئے۔

(۵) فائق :- مکرم عبد القدیم صاحب قادیان ۷۶ نمبر لے کر اول، مکرم رفیع احمد صاحب نسیم قادیان ۷۲ نمبر لے کر دوم، مکرم سید فیروز الدین صاحب قادیان ۶۸ نمبر لے کر سوم قرار پائے۔

(۶) فائز :- مکرم عرفان احمد صاحب شاہد قادیان ۷۸ نمبر لے کر اول۔ مکرم ملک محمد منیر صاحب قادیان ۶۹ نمبر لے کر دوم، مکرم خالد محمود صاحب قادیان ۶۶ نمبر لے کر سوم قرار دیئے گئے ہیں۔

خدا تعالیٰ سب کو یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ نمایاں کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH- 275475

RESI-273903 CALCUTTA-700073

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203

CARDBOARD BOX MFG-CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES DISTINCTIVE PRINTERS

19 PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر

خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

بی ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے

• الیکٹریکل انجینیرس • الیکٹریکل ورکنگ

• لائسنس کنٹریکٹس • موٹر وائنڈنگس

C-10 LAXMI GOBIND APART W.P.ROAD VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

ٹیلیفون نمبر 574108 / 629389

BOMBAY-58

میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا

(فتح اسلام ص ۹ تصنیف لطیف حضرت اقدس علیہ السلام)

پیشکش:

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۳-۱۸۰

فلکنما

حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لئے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2- TOPSIA ROAD CALCUTTA-700039

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222 / 23-1052 ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۲- مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے: ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

ہمارے یہاں موٹر اور موٹر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز

ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول انجنوں اور موٹر کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

12- MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹروں کی خرید و فروخت

اور تبادلے کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل کیجئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS

13- SANT HOM HIGH ROAD

MADRAS- 600004

PH.NO - 75360 / 74350

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں

معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکش:- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس اسٹاکسٹ جیون ڈسٹری بیوٹرز مدینہ فیلان روڈ بھدرک – ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر:- 294

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

NAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL HYDERABAD 500002
PH No — 522360

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلنَّاسُ كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ
آدمی دندانوں کے مانند ہیں کنگھی کے
(محتاجِ دعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

گلڈرک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ اسلام آباد کشمیر

ایجنٹ: ریڈیو۔ ٹی وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
(درثمین)

پیشکش:- ROYAL AGENCY
C.B. CANNANORE- 670001
H.O. PAYANGADI
PH. NO — PAYANGADI-12, CANNANORE-[illegible]

حیدرآباد میں
فون نمبر 42301

لینڈ ماسٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد اینڈ سنز [illegible] آغا پورہ
(۱۲-۱۰-۲۸۸ سعید آباد، حیدرآباد (آندھرا پردیش))

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایات کا موجب ہے"
(ملفوظات جلد ۳)

الائیڈ پروڈکٹس
بہترین قسم کا [illegible] تیار کرنے والے
فون نمبر ۲۹۱۲۲
نمبر ۲/۸/۲۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد

"ساری سعادتیں علم صحیح کی تحصیل میں ہیں"
(ملفوظات جلد سوم ص ۲۹۷)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں: آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک کے جوتے